بسم اللہ الرحمن الرحیم ٭ نحمدہ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

بدر

BADR — QADIA

جلد ۶ مورخہ ۷ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء نمبر ۱۰

ولقد نصرکم اللہ ببدر وانتم اذلۃ

خدا کی تازہ وحی

۲۸۔ فروری سنہ ۱۹۰۷ء **سخت زلزلہ آیا اور آج بارش بھی ہوگی۔** چنانچہ اسی دن بارش ہوگئی اور ۲ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ آگیا۔ مرزا نیاز بیگ صاحب رئیس کلانور کا آج (۵۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء) کی ڈاک میں خط آیا کہ قریباً نو بجے رات کے ایک سخت جھٹکا بھونچال کا آیا اور بارش بھی بہت ہوئی اور اولے پڑے۔ اور میاں محمد نواب خان صاحب تحصیلدار کا آج گوجرات سے ایک کارڈ آیا۔ وہ لکھتے ہیں۔ جو ۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء کی بعد رات کو سخت زلزلہ گوجرات میں آیا۔ جو نہایت خطرناک تھا اور یہ پیشگوئی قبل از وقت ۲۸ فروری سنہ ۱۹۰۷ء کی صبح کو کیگئی تھی جبکہ دھوپ تھی اور بادل کا نام ونشان نہ تھا۔ اور زلزلہ آیا تھا اس واقعہ کے گواہان حاشیہ میں درج ہیں۔[1]

۲۔ مارچ سنہ ۱۹۰۷ء۔ روز شنبہ۔ الہام

(۱) **انما یرید اللہ لیذھب عنکم الرجس اھل البیت ویطھرکم تطھیرا۔**

تفہیم یہ ہوئی۔ کہ اے اہل خانہ خدا تمہارا امتحان کرنا چاہتا ہے تا معلوم ہو کہ تم اس کے ارادوں پر ایمان رکھتے ہو یا نہیں۔ اور تا وہ اے اہل بیت تمہیں پاک کرے جیسا کہ حق ہے پاک کرنے کا۔

اور پھر انہیں کی طرف اشارہ کر کے الہام ہوا۔

(۲)۔ **ہے تو بھاری مگر خدائی امتحان کو قبول کر۔**

اور پھر الہام ہوا۔

(۳)۔ **یاایھا الناس اعبدوا ربکم الذی خلقکم**

اے لوگو تم اپنے رب کی پرستش کرو۔ وہ خدا جس نے تمہیں پیدا کیا اس میں تفہیم یہ ہوئی کہ اے اہل بیت کسی دوسرے کو تکیہ گاہ مت بنا۔ وہی خدا تیرا متکفل اور رازق ہے۔ جس نے تجھے پیدا کیا

اور پھر الہام ہوا

(۴) **یاایھا الناس اتقوا ربکم اللہ خلقکم**

ترجمہ یہ ہے کہ اے اہل بیت خدا سے ڈرو اور اس کی مرضی کے خلاف کوئی کام نہ کرو۔ اور نہ کوئی بات منہ سے نکالو وہی خدا ہے جس نے تمہیں پیدا کیا۔ اور پھر میری طرف سے بطور حکایت الہام ہوا۔
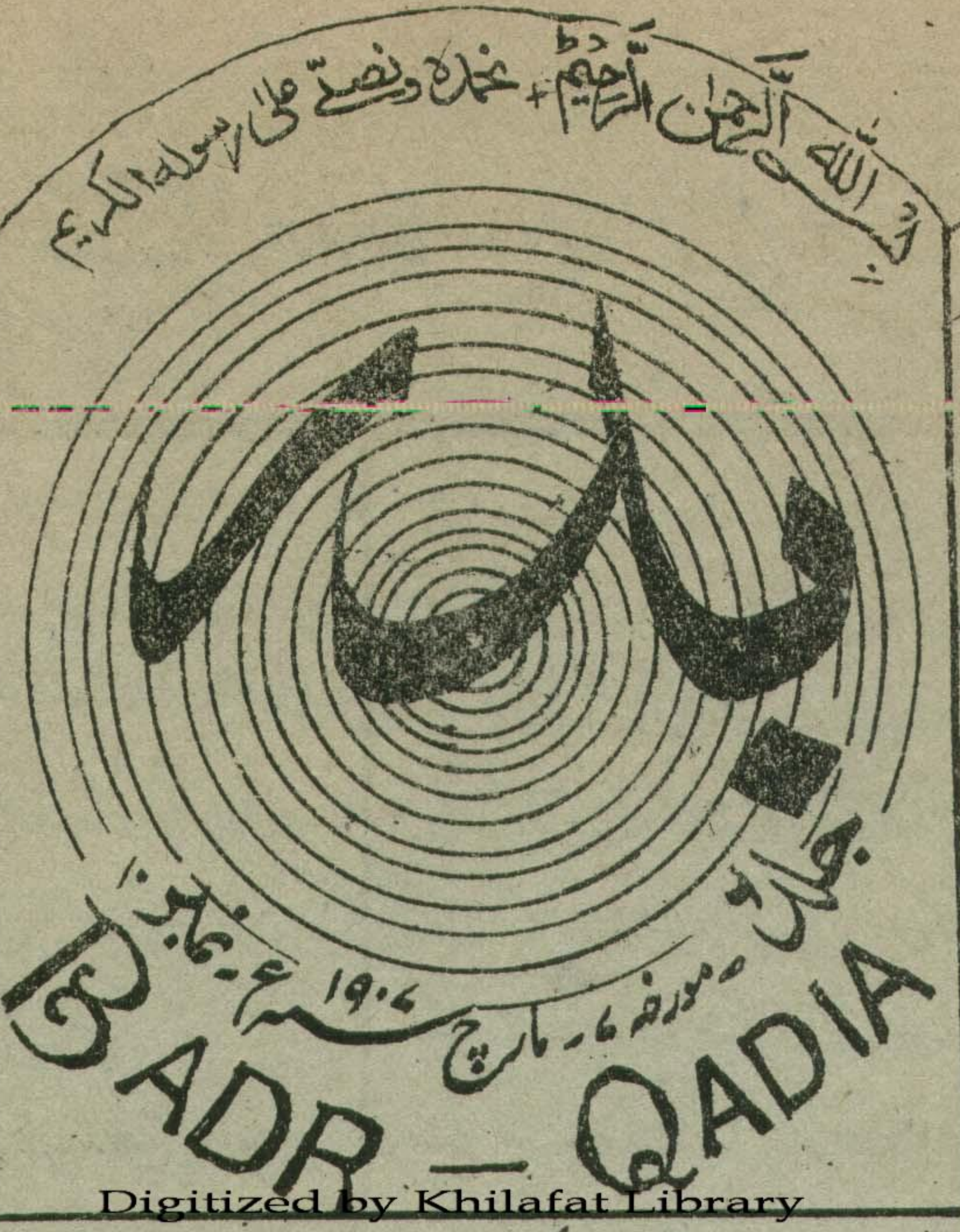
(۵)۔ **اے میرے اہل بیت خدا تمہیں شر سے محفوظ رکھے**

اور پھر مجھے مخاطب کر کے الہام ہوا۔

(۶) **انت منی وانا منک انت الذی طار الی روحہ**

یعنے تو مجھ سے ظاہر ہوا اور میں اس زمانہ میں تجھ سے ظاہر ہونیوالا ہوں۔ تو وہ ہے جس کی روح نے میری طرف پرواز کیا۔

ضرورت

ہمارے معزز دوست سید ناصر شاہ صاحب اوورسیر علاقہ کشمیر کو ایک ایسے آدمی کی اپنے ساتھ رکھنے کی ضرورت ہے۔ جو قرآن شریف کا ترجمہ جانتا ہو۔ اور انٹرنس تک انگریزی تعلیم حاصل کئے ہوئے ہو۔ تنخواہ کے علاوہ جو حسب لیاقت ہوگی۔ کھانا اور مکان شاہ صاحب کے ساتھ ہوگا۔

اخبار قادیان

حضرت اقدس بخیر و عافیت ہیں اور کتاب حقیقۃ الوحی کی تصنیف میں مصروف ہیں اس کتاب میں نشانات کا نمبر دن بدن بڑھتا جاتا ہے۔ کیونکہ خدا تعالےٰ کے تازہ نشان ہر وقت نمودار ہو رہے ہیں۔

سبحان الذی اسریٰ بعبدہ لیلاً من المسجد الحرام الی المسجد الاقصیٰ

اعلان

یاد رہے کہ اس رسالہ کے شائع کرنے کی ہمیں کچھ بھی ضرورت نہ تھی۔ لیکن ایک گندی اخبار جو قادیان سے آریوں کی طرف سے نکلتی ہے۔ جس میں ہمیشہ وہ لوگ توہین اور بدزبانی کر کے اور دین اسلام کی نسبت اپنی فطرتی عداوت کیوجہ سے ناشائستہ کلمات بولکر اور ساتھ ہی مجھ کو بھی گالیاں دیکر لیکھرام کے قائم مقام ہو رہے ہیں ان کی اخبار نے ہمیں مجبور کیا کہ ان کے جھوٹے الزاموں کو اس رسالہ میں ہم دور کریں۔ اور ثابت کریں کہ ان کے بھائی لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان درحقیقت میرے بہت سے نشانوں کے گواہ ہیں اور ان پر کیا حصر ہے۔ تمام قادیان کے آریہ اور ہندو بعض نشانوں کے گواہ رویت ہیں اور پھر قادیان پر ہی موقوف نہیں۔ لیکھرام کے مارے جانے کی پیشگوئی ایک ایسی عظیم الشان پیشگوئی ہے جس نے تمام پنجاب اور ہندوستان اور آریہ سماج والے اس عظیم الشان نشان کے گواہ کر دیئے ہیں۔ اب ان پیشگوئیوں سے انکار کرنا آریوں کے لئے ممکن نہیں۔ اور اس بارہ میں قلم اٹھانا محض بے حیائی ہے اور اگر وہ اس قدر پر باز نہ آوے۔ تو پھر ان کا تمام پردہ کھول دیا جائیگا۔

والسلام علیٰ من اتبع الہدیٰ۔

راقم۔ میرزا غلام احمد مسیح موعود از قادیان

٭ حضرت مولوی نور الدین صاحب کی طبیعت علیل ہے اللہ تعالےٰ اپنے فضل و کرم سے صحت و عافیت عطا فرمائے۔

حضرت مولوی محمد احسن صاحب بخیر و عافیت ہیں اور مسجد مبارک میں گذشتہ جمعہ میں آپ نے خطبہ پڑھکر سامعین کو خوش وقت کیا۔

برادرم مفتی فضل الرحمن صاحب کے گھر میں اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا کیا ہے اور مخدومی شیخ یعقوب علی صاحب کے گھر میں بھی اللہ تعالےٰ نے فرزند نرینہ عطا فرمایا ہے اللہ تعالیٰ ہر دو بچوں کو نیک بنائے اور خدمت دین کی توفیق کے ساتھ لمبی عمر عطا فرمائے۔

---

[1] حضرت مولوی نور الدین صاحب۔ حضرت مولوی محمد احسن صاحب۔ حضرت صاحبزادہ میاں محمود احمد صاحب۔ حضرت مولوی محمد علی صاحب ایم۔ اے۔ محمد صادق ایڈیٹر بدر۔ شیخ محمد النقیب صاحب محرر بدر۔ محمد حسین کاتب اخبار بدر۔ مولوی عبید اللہ صاحب بسمل۔ مولوی شیر علی۔ بی۔ اے۔ میر ناصر نواب صاحب۔ خواجہ کمال الدین صاحب وکیل۔ خلیفہ رجب الدین صاحب لاہوری مستری رلارام۔ مولوی فضل دین صاحب۔ حاکم علی رئیس چک پنیار۔ عرب صاحب عبد المحی۔ سید ناصر شاہ صاحب۔ شیخ یعقوب علی صاحب ایڈیٹر الحکم۔ عبد الستار خان صاحب کابلی۔ احمد نور افغان محبوب الرحمن صاحب بنارسی۔ میر مہدی حسین صاحب۔ ماسٹر نقیر اللہ۔ مولوی قطب الدین طبیب۔ حاجی فضل حسین۔ شاہجہانپوری۔ شیخ عبد الرحیم دفتری بدر۔ میر محمد اسحٰق۔ مولوی محمد فضل صاحب چنگوی۔ شیخ عبد العزیز صاحب نومسلم۔ مولوی عظیم اللہ صاحب نابہوی۔ شیخ ڈاکٹر عبد اللہ۔ کرم علی کاتب۔ حاجی شہاب الدین صاحب۔ سلطان محمد افغان۔ امون خان صاحب۔ احمد علی صاحب نمبردار۔ چودہری فتح محمد صاحب۔ حافظ محمد ابراہیم صاحب۔ غلام محمد صاحب۔ مدرس۔ قاضی امیر حسین صاحب۔ میاں غلام قادر۔ محمد جی۔ ایبٹ آبادی فخر الدین صاحب۔ ماسٹر عبد الرؤف صاحب۔ شیخ محمد اسمٰعیل صاحب سرساوی۔ اکبر شاہ خان صاحب نجیب آبادی۔ قدرت اللہ صاحب۔ برکت علی۔ محرر الحکم۔ ماسٹر محمد دین صاحب امیر احمد صاحب ولد مولوی سردار علی صاحب حکیم۔ احمد الدین صاحب زرگر۔ محمد اشرف محرر دفتر محاسب صدر انجمن۔ بورڈران مدرسہ تعلیم الاسلام۔ طالب علمان مدرسہ تعلیم الاسلام نام بہت سے ہیں کمی گنجائش کے سبب چند نام بطور نمونہ کے لکھے گئے ہیں۔

جلد ۶ | ۲۱ محرم الحرام ۱۳۲۵ھ مطابق ۷ - مارچ ۱۹۰۷ء | نمبر ۱۰

بسم اللہ الرحمٰن الرحیم

نحمدہٗ ونصلی علیٰ رسولہ الکریم

قادیان کے آریہ اور ہم

(تازہ تصنیف حضرت مسیح موعود و مہدی معہود)

آریوں پر ہے صد ہزار افسوس — دل میں آتا ہے بار بار افسوس
ہو گئے حق کے سخت نافرمان — کر دیا دیں کو قوم پر قربان
وہ نشاں جن کی روشنی سے جہاں — ہو کے بیدار ہو گیا لرزاں
اُن نشانوں سے ہیں یہ انکاری — پر کہاں تک چلے گی طراری
اُن کے باطن میں اِک اندھیرا ہے — کین و نخوت نے آ کے گھیرا ہے
ڈرتے ہیں خدائے یکتا سے — باز آتے نہیں ہیں غوغا سے
قوم کے خوف سے وہ مرتے ہیں — سو نشاں دیکھیں کب وہ ڈرتے ہیں
موت لیکھو بڑی کرامت ہے — پر سمجھتے نہیں یہ شامت ہے
میرے مالک تو اُن کو خود سمجھا — آسماں سے پھر اک نشاں دکھلا (آمین)

تازہ نشان کی پیشگوئی

خدا فرماتا ہے کہ میں ایک تازہ نشان ظاہر کروں گا جس میں فتح عظیم ہوگی وہ عام دنیا کے لئے ایک نشان ہوگا اور خدا کے ہاتھوں سے اور آسمان سے ہوگا چاہیئے کہ ہر ایک آنکھ اس کی منتظر رہے کیونکہ خدا اس کو عنقریب ظاہر کریگا تا وہ یہ گواہی دے کہ یہ عاجز جس کو تمام قومیں گالیاں دے رہی ہیں اس کی طرف سے ہے مبارک وہ جو اس سے فائدہ اٹھاوے۔ آمین۔

المشتھر مرزا غلام احمد مسیح موعود

ایک اخبار آریہ صاحبوں کی جو قادیان سے نکلتی ہے اور اب شاید جنوری ۱۹۰۷ء سے اس جگہ سے اس کا قائمقام ہے اس میں میری نسبت لالہ شرمپت ساکن قادیان نے ایک عجیب تہمت میرے پر لگائی ہے اور وہ یہ کہ جو دسمبر ۱۹۰۶ء کے جلسہ میں ایک تقریب سے میں نے بیان کیا تھا کہ ان آسمانی نشانوں کے جو خدا نے مجھے عطا فرمائے ہیں صرف مسلمان ہی گواہ نہیں ہیں بلکہ اس قصبہ کے ہندو بھی گواہ ہیں جیسا کہ لالہ شرمپت اور ملاوامل آریہ بھی جو ساکنان قادیان ہیں اون کو میری نشانوں کا علم ہے اور اس جلسہ میں میں نے صرف اسی قدر بیان نہیں کیا تھا بلکہ میں نے تمام مہمانوں کے روبرو جو ہر ایک طرف سے اور نیز دور دراز ملکوں سے دو ہزار کے قریب جمع تھے۔ یہ بھی بیان کیا تھا کہ قطع نظر قادیان کے مسلمانوں کے اس قصبہ کے تمام ہندو بھی میرے نشانوں کے گواہ ہیں کیونکہ اس زمانہ پر پینتیس ۳۵ برس کے قریب مدت گزر گئی جبکہ میں نے یہ ایک پیشگوئی شائع کی تھی کہ خدا تعالیٰ فرماتا ہے۔

کہ اگرچہ اب تو اکیلا ہے اور تیرے ساتھ کوئی نہیں مگر وہ وقت آتا ہے کہ میں ہزاروں انسانوں کو تیری طرف رجوع دونگا اور اگرچہ اب تجھ میں کوئی مالی طاقت نہیں مگر میں بہت سے لوگوں کے دلوں میں اپنا الہام ڈالونگا کہ اپنے مالوں سے تیری مدد کریں۔ فوج در فوج لوگ آئینگے اور مال بھیجینگے اور اس قدر آئینگے کہ قریب ہے کہ تو تھک جاوے۔ وہ ہر ایک راہ سے سفر کر کے قادیان میں آئینگے اور ان کی آمد کی کثرت سے راہیں گہری ہو جائینگی اور جب اس پیشگوئی کے آثار ظاہر ہونگے تو دشمن چاہینگے کہ یہ پیشگوئی ظاہر نہ ہو اور کوشش کرینگے کہ ایسا نہ ہو مگر میں انکو نامراد رکھونگا اور اپنا وعدہ پورا کرونگا اور پھر ساتھ اسکے یہ بھی فرمایا کہ میں تجھے برکت پر برکت دونگا یہاں تک کہ بادشاہ تیرے کپڑوں سے برکت ڈھونڈینگے۔

یہ خلاصہ ہے اُس پیشگوئی کا جو آج سے چھبیس ۲۶ برس پہلے براہین احمدیہ میں چھپ چکی ہے اور درحقیقت اس زمانہ سے بہت عرصہ پہلے کی پیشگوئی ہے۔ جس کو کم سے کم پینتیس ۳۵ برس ہوتے ہیں سو اس جلسہ میں میں نے اس پیشگوئی کا ذکر کیا تھا اور اس کے لئے یہ تقریب پیش آئی تھی کہ جب ہم مع اپنی جماعت کے جو دو ہزار کے قریب تھی اپنی جامع مسجد میں نماز میں مشغول تھے اور دور دور سے میری جماعت کے معزز لوگ آئے ہوئے تھے جن میں گورنمنٹ انگریزی کے بھی بڑے بڑے عہدہ دار اور معزز رئیس اور جاگیردار اور نواب بھی موجود تھے تو عین اس حالت میں جبکہ ہم اپنی اس جامع مسجد میں نماز ادا کر رہے تھے ایک ناپاک طبع آریہ برہمن نے گالیاں دینی شروع کیں اور نعوذ باللہ ان الفاظ سے بار بار گالیاں دیتا تھا کہ یہ سب کنجر اس جگہ جمع ہوئے ہیں کیوں باہر جا کر نماز نہیں پڑھتے اور پہلے سب سے مجھے ہی یہ گالی دی اور بار بار ویسے گندے الفاظ یاد کیا کہ بہتر ہے کہ ہم اس رسالہ کو انکی تفصیل سے پاک رکھیں۔ قریباً ہم دو گھنٹہ تک نماز پڑھتے رہے اور وہ آریہ قوم کا برہمن برابر سخت اور گندے الفاظ کے ساتھ گالیاں دیتا رہا۔ اس وقت بعض دیہات کے سکھ بھی ہماری کثیر جماعت کو دیکھ رہے تھے اور حیرت کی نظر سے دیکھتے تھے کہ خدا نے ایک دنیا کو جمع کر دیا ہے اور اُن لوگوں نے بھی منع کیا مگر وہ ناپاک طبع باز نہ آیا اور معزز مسلمانوں کو کنجر کے پلید لفظ سے بار بار یاد کرتا اور اشتعال دلاتا رہا۔

یہ ایک بڑا دکھ تھا جو عین نماز کی حالت میں مجھے اُٹھانا پڑا۔ اور یہ بھی خوف تھا کہ ہماری جماعت میں سے کسیکو جوش پیدا ہو مگر خدا کا شکر ہے کہ سب نے صبر کیا تعجب ہے کہ کیوں اس نے یہ پلید اور گندہ لفظ اس جماعت کیلئے اختیار کیا شاید اس کو اپنے مذہب کا نیوگ یاد آ گیا ہوگا*۔ اُس وقت سرکاری ملازم بٹالہ کا ایک ڈپٹی انسپکٹر بھی موجود

* نیوگ آریہ مذہب کی رو سے ایک مذہبی حکم ہے جس کی رو سے ایک آریہ کی پاکدامن عورت باوجود زندہ ہونے خاوند کے اور باوجود اسکے کہ اس کو طلاق بھی نہیں دیگئی ایک دوسرے آدمی سے محض اولاد [illegible]

۵۰؎ قادیان کے آریوں کو خطاب۔

غرض جب اس آریہ کی گالیان حد سے بڑھ گئین تو معزز مسلمانون کے دلون کو سخت رنج پہنچا اور اگر وہ ایک وحشی قوم ہوتی تو وہ قادیان کے تمام آریون کیلئے کافی تہی مگر اُن کے اخلاق قابل تحسین ہین کہ ایک سفلہ طبع آریہ نے باوجودیکہ اس قدر گندی گالیان دین تاہم اونہون نے ایسے صبر سے کام لیا کہ گویا مُردے ہین جن مین آواز نہین۔ اور اس تعلیم کو یاد رکھا جو بار بار دی جاتی ہے کہ اپنے دشمنون کے ساتھہ صبر کیساتھہ پیش آؤ۔

جب نماز ہو چکی تو مین نے دیکھا کہ ان گندی گالیون سے بہت سے دلون کو بہت رنج پہونچا تہا تب مینے ان کی دلجوئی کیلئے یہہ تقریر کی کہ یہ رنج جو پہونچا ہے اس کو دلون سے نکال دو۔ خدا تعالیٰ دیکھتا ہے وہ ظالم کو آپ سزا دیگا اور اس وقت مین نے یہہ بہی کہا تہا کہ مین جانتا ہون کہ قادیان کے ہندو سب سے زیادہ خدا کے غضب کے نیچے ہین۔ کیونکہ خدا کے بڑے بڑے نشان دیکھتے ہین اور پہر ایسی گندی گالیان دیتے اور دکھہ پہنچاتے ہین ان کو معلوم ہے کہ خدا نے اس گاؤن مین کیسا بڑا نشان قدرت دکھلایا ہے وہ اِس بات سے بے خبر نہین ہین کہ آج سے چھبیس[۲۶] ستائیس[۲۷] برس پہلے مین کیسی گمنامی کے گوشہ مین پڑا ہوا تھا کیا کوئی بول سکتا ہے کہ اس وقت یہ رجوع خلائق موجود تہا بلکہ ایک انسان بھی میری جماعت مین داخل نہ تہا اور نہ کوئی میرے ملنے کے لئے آتا تہا اور بجز اپنی ملکیت کی قلیل آمدن کے کوئی آمدنی بھی نہین تہی۔ پھر اسی زمانہ مین بلکہ اس سے بھی پہلے جس کو پنتیس[۳۵] برس سے بہی کچھہ زیادہ عرصہ گزرتا ہے خدا نے مجھے یہہ خبر دی کہ "ہزار دن لاکھون انسان ہر ایک راہ سے تیرے پاس آوینگے یہانتک کہ سڑکین گہس جاوین گی اور ہر ایک راہ سے مال آئیگا اور ہر ایک قوم کے مخالف اپنی تدبیرون سے زور لگائین گے۔ کہ یہ پیشگوئی وقوع مین نہ آوے مگر وہ اپنی کوششون مین نامراد رہینگے" یہ خبر اُسی زمانہ مین میری کتاب براہین احمدیہ مین چھپ کر شائع ہو گئی تھی۔

پھر کچھہ مدت کے بعد اس پیشگوئی کا آہستہ آہستہ ظہور شروع ہوا۔ چنانچہ اب میری جماعت مین تین لاکھہ سے زیادہ آدمی ہین ؂ اور فتوحات مالی کا یہ حال ہو کہ اب تک کئی لاکھہ روپیہ آ چکا ہے اور قریباً پندرہ سو روپیہ اور کبھی دو ہزار ماہوار لنگرخانہ پر خرچ ہو جاتا ہے۔ اور مدرسہ وغیرہ کی آمدنی علیحدہ ہے۔ یہ ایک ایسا نشان ہے کہ جس سے قادیان کے ہندؤن کو فائدہ اوٹھانا چاہیئے تھا کیونکہ وہ اس نشان کے اول گواہ تھے اُنکو معلوم تہا کہ اس پیشگوئی کے زمانہ مین مین کسقدر گمنام اور پوشیدہ تہا یہہ تقریر تھی جو اس سلسلہ مین مین نے کی تہی اور تقریر کے آخر مین مین نے یہ بھی بیان کیا تہا کہ اس نشان کے سب آریون مین سے بڑھ کر گواہ لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان ہین کیونکہ اُن کے روبرو کتاب براہین احمدیہ جس مین یہ پیشگوئی ہے چھپی اور شائع ہوئی ہے بلکہ براہین احمدیہ کے چھپنے سے پہلے اُس زمانہ مین جبکہ میرے والد صاحب فوت ہوئے تھے۔ یہ پیشگوئی اِن ہر دو آریون کو بتلائی گئی تہی۔ جس کا مختصر بیان یہ ہے کہ میرے والد صاحب کے فوت ہونے کی خبر اِن الفاظ سے خدا تعالیٰ نے مجھے دی تھی کہ وَالسَّمَآءِ وَالطَّارِقِ۔ یعنی قسم ہے آسمان کی اور قسم ہے اس حادثہ کی جو غروب آفتاب کے بعد پڑیگا اور ساتھہ ہی سمجھایا گیا تھا کہ اس پیشگوئی کا مطلب یہ ہے کہ تمہارا والد آفتاب کے غروب کے ساتھہ ہی وفات پائیگا اور یہ الہام بطور ماتم پرسی کے تہا جیسا اپنے خاص بندون سے عادت اللہ مین داخل ہو اور جب یہ خبر سُنکر تردد اور غم پیدا ہوا کہ اِنکی وفات کے بعد ہماری اکثر وجوہ معاش جو ان کی ذات سے وابستہ ہین نابود ہو جاوین گی۔ تب یہ الہام ہوا۔

الیس اللّٰہ بکافٍ عبدہٗ۔

یعنی کیا خدا اپنے بندے کے لئے کافی نہین ہے۔ اس وحی الٰہی مین صریحاً خبر دیگئی تھی کہ تمام حاجات کا خدا خود متکفل ہوگا۔ چنانچہ اس الہام کے مطابق غروب آفتاب کے بعد میرے والد صاحب فوت ہو گئے۔ اور اُن کے ذریعہ سے ہمارے جو وجوہ معاش تہے جیسی پنشن اور انعام وغیرہ سب ضبط ہو گئے۔ انہین دنون مین جن پر پینتیس[۳۵] برس کا عرصہ گذر گیا ہے مین نے اس الہام یعنے الیس اللہ بکافٍ عبدہ کو مُہر مین کھدوانے کے لئے تجویز کی اور لالہ ملاوامل آریہ کو اس مُہر کے کہدوانے کے لئے امرتسر مین بھیجا اور محض اس لئے بھیجا کہ تا وہ اور لالہ شرمپت دوست اسکا دونون اس پیشگوئی کے گواہ ہو جاوین چنانچہ وہ امرتسر گیا اور معرفت حکیم محمد شریف کلانوری کے پانچ روپیہ اُجرت دیکر مُہر بنوا لایا جس کا نقش الیس اللہ بکافٍ عبدہ ہے جو اب تک موجود ہے۔ یہ الہام قریباً پینتیس[۳۵] یا چھتیس[۳۶] برس کا ہے جس کے یہ دونون آریہ صاحبان گواہ ہین اور ان کو معلوم ہے کہ اس زمانہ مین میری کیا حیثیت تہی پہر اُس زمانہ مین جبکہ براہین احمدیہ جس مین مذکورہ بالا الہامات درج ہین بمقام امرتسر پادری رجب علی کے مطبع مین چھپ رہی تہی۔ ان دونون آریون کو خوب معلوم ہے کہ مین کیسا گمنامی مین زندگی بسر کرتا تہا یہان تک کہ کئی دفعہ یہ دونون آریہ امرتسر مین میرے ساتھہ جاتے تہے اور بجز ایک خدمتگار کے دوسرا آدمی نہین ہوتا تھا اور بعض دفعہ صرف لالہ شرمپت ہی ساتھہ جاتا تہا یہ لوگ حلفاً کہہ سکتے ہین کہ اُس زمانہ مین میری گمنامی کی حالت کس درجہ تک تھی نہ قادیان مین میرے پاس کوئی آتا تہا اور نہ کسی شہر مین میرے جانے پر کوئی میری پرواہ کرتا تہا اور مین ان کی نظر مین ایسا تہا جیسا کہ کسی کا عدم اور وجود برابر ہوتا ہے۔

اَب وہی قادیان ہے جس مین ہزارون میرے پاس آتے ہین اور وہی شہر امرتسر اور لاہور وغیرہ ہین جو میرے وہان جانے کی حالت مین صدہا آدمی پیشوائی کے لئے ریل پر پہنچتے ہین۔ بلکہ بعض وقت ہزارہا لوگون تک نوبت پہنچتی ہے چنانچہ ۱۹۰۳ء مین جب مین نے جہلم کی طرف سفر کیا تو سب کو معلوم ہے کہ قریباً گیارہ ہزار آدمی پیشوائی کے لئے آیا تھا ایسا ہی قادیان مین صدہا مہمانون کی آمد کا ایک سلسلہ جواب جاری ہے اُس زمانہ مین اس کا نام ونشان نہ تھا اور قادیان کے تمام ہندوؤن کو اور خاصکر لالہ شرمپت اور ملاوامل کو جواب قوم کے دباؤ کے نیچے اگر خدا کے نشانون سے منکر ہوتے ہین ؂ خوب معلوم ہے کہ ان دنون

؂ اس رسالہ کے لکھنے کے وقت ملک مصر سے یعنی مقام اسکندریہ سے کل ۲۳ جنوری ۱۹۰۶ء کو ایک خط بذریعہ ڈاک مجھہ کو ملا۔ لکھنے والا ایک معزز بزرگ اس شہر کا ہے یعنی اسکندریہ کا جنکا نام ہے احمد زہری بدرالدین۔ یہ اُن کا خط ہے جو اس وقت میرے ہاتہہ مین ہے وہ لکھتے ہین کہ مین آپکو یہ خوشخبری دیتا ہون کہ اس ملک مین آپکے تابع اور آپ کی پیروی کرنیوالے اس قدر بڑھ گئے ہین کہ جیسے بیابان کی ریت اور کنکرین اور لکھتے ہین کہ میرے خیال مین کوئی ایسا باقی نہین جو آپکا پیرو نہین ہو گیا۔ منہ

؂ مجھے واقعی طور پر معلوم نہین کہ درحقیقت لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل سچ مچ ان تمام نشانون سے منکر ہو گئے ہین جنکو کہ وہ دیکھہ چکے ہین صرف آریہ اخبار کے حوالہ سے یہ لکھتا ہون اور مین نہین اُمید رکھتا کہ کوئی انسان ایسا خدا تعالیٰ سے بیخوف ہو جاوے کہ اپنی رویت کی گواہیون سے منکر ہو جائے ہر ایک شخص کا آخر خدا تعالیٰ سے معاملہ ہے۔ منہ

مین ہمارا مردانہ مکان محض ایک ویرانہ اور خالی تھا اور کوئی ہمارے پاس نہین آتا تھا ان لوگ دن مین دو تین مرتبہ یا کم دبیش آجاتے تھے یہ سب باتین وہ حلفاً بیان کر سکتے ہین۔

پس جلسہ کے دن میری تقریر کا یہی خلاصہ تھا کہ قادیان کے آریون پر خدا تعالیٰ کی حجّت پوری ہو چکی ہے خاص کر ان دو نون آریون پر تو بخوبی اتمام حجت ہو چکا ہے جو بہت سے نشانون کے گواہ رویت ہین مگر وہ لوگ اس زبردست طاقتون والے خدا سے نہین ڈرتے جو ایک دم مین معدوم کر سکتا ہے اور جیسا کہ مین ابھی لکھ چکا ہون اس پیشگوئی کے ساتھ یہ پیش گوئی بھی پوری ہو گئی۔ کہ جو اسی کتاب براہین احمدیہ مین درج تھی اور اسی زمانہ مین جسکو قریباً چھبیس ۲۶ برس گذر چکے ہین تمام پنجاب ہندوستان مین شائع ہو چکی تھی یعنے یہ کہ دشمن بہت زور لگائینگے کہ تا یہ عروج اور یہ نشان اور یہ رجوع خلائق ظہور مین نہ آوے اور لوگ مالی مدد نہ کرین لیکن پھر بھی خدا تعالیٰ اپنی پیشگوئی کو پوری کریگا اور وہ سب نامراد رہینگے اور یہ پیشگوئیان نہ صرف عربی مین ہین بلکہ عربی مین اردو مین انگریزی مین فارسی مین عبرانی مین براہین احمدیہ مین موجود ہین اور پھر جب چند سال کے بعد ان پیشگوئیون کے آثار شروع ہونے لگے تو مخالفون مین روکنے کیلئے جوش پیدا ہُوا۔ قادیان مین لالہ ملاوامل نے لالہ شرمپت کے مشورہ سے اشتہار دیا جسکو قریباً دس برس گذر گئے اس اشتہار مین میری نسبت یہ لکھا کہ یہ شخص محض مکار فریبی ہے اور صرف دوکاندار ہے لوگ اس کا دھوکہ نہ کھاوین مالی مدد نہ کرین ورنہ اپنا روپیہ ضائع کرینگے اس اشتہار سے ان آریون کا مدعا یہ تھا کہ تا لوگ رجوع سے باز آجاوین اور مالی امداد سے مونہہ پھیر لین مگر دنیا جانتی ہے کہ اس اشتہار کے زمانہ مین میری جماعت ساٹھہ ۶۰ یا ستر آدمی سے زیادہ نہ تھی چنانچہ یہ امر سرکاری رجسٹرون سے بھی بخوبی معلوم ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ مین زیادہ سے زیادہ تیس یا چالیس روپیہ ماہوار آمدنی تھی مگر اس اشتہار کے بعد گویا مالی امداد کا ایک دریا روان ہو گیا۔ اور آج تک کئی لاکھ لوگ بیعت مین داخل ہوئے اور اب تک ہر ایک مہینہ مین پانسو کے قریب بیعت مین داخل ہو جاتا ہے اس سے ثابت ہے کہ انسان خدا کا مقابلہ نہین کر سکتا یہ میرا بیان بغیر کسی ثبوت کے نہین۔ ملاوامل کا اشتہار اب تک میرے پاس موجود ہے جو لالہ شرمپت کے مشورہ سے لکھا گیا تھا۔ سرکاری مہمان شماری تو ہمارے سلسلہ کے لئے مقرر ہی ہے پس اس اشتہار کی تاریخ اشاعت پڑھو اور دوسری طرف سرکاری کاغذات کے ذریعہ سے اس زمانہ اور بعد کے زمانہ کا مقابلہ کرو کہ اشتہار سے پہلے کس قدر مہمان آتے تھے کس قدر روپیہ آتا تھا اور بعد مین کس قدر خدا کی مدد شامل ہو گئی یہ امر منی آرڈرون کے رجسٹرون اور کاغذات مہمان شماری سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ مین جبکہ ملاوامل نے اشتہار شائع کیا کس قدر میری جماعت تھی یعنی ان کاغذات سے جو پولس کی معرفت گورنمنٹ مین پہونچ ہین بخوبی فیصلہ ہو سکتا ہے اور صفائی سے ظاہر ہو سکتا ہے کہ اس زمانہ مین جبکہ ملاوامل نے لوگون کو روکنے کیلئے اشتہار دیا کس قدر میری جماعت تھی۔ اور کس قدر روپیہ آتا تھا اور پھر بعد مین کس قدر ترقی ہوئی۔ مین سچ سچ کہتا ہون کہ اس قدر ترقی ہوئی کہ جیسا ایک قطرہ سے دریا بنجاتا ہے اور یہ ترقی بالکل غیر معمولی اور معجزانہ بھی حالانکہ نہ صرف ملاوامل نے بلکہ ہر ایک دشمن نے اس ترقی کو روکنے کیلئے پورا زور لگایا اور چاہا کہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی جھوٹی ثابت ہو آخر یہ نتیجہ ہوا کہ ایک دوسری پیش گوئی پوری ہو گئی یعنے جیسا کہ خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا۔ دشمن لوگون کے رجوع کو روک نہ سکے۔

اگر انسان حیا اور شرم کا کچھ مادہ اپنے اندر رکھتا ہو تو یہ سمجھ سکتا ہے کہ عمیق در عمیق غیب کی باتین جو خدائی قدرتون سے پر ہین۔ انسانی طاقتون سے بالاتر ہین اور سوچ سکتا ہے کہ اگر یہ کاروبار انسان کا ہوتا تو انسانون کی مخالفانہ کوششین ضرور کارگر ہو جاتین ان اشتہارات کا اگر کچھ نتیجہ ہُوا تو یہ ہُوا کہ وہ پیشگوئی پوری ہوئی جو خدا تعالیٰ نے پہلے سے فرمایا تھا کہ دشمن جان توڑ کر زور لگائینگے کہ عروج اور نصرت الٰہی اور رجوع خلائق کی پیشگوئی پوری نہ ہو مگر وہ پوری ہو جاوے گی اور عجیب بات ہے کہ صرف ملاوامل نے ہی زور نہین لگایا بلکہ آریہ صاحبون کا وہ پنڈت جس کی جان کو خدا کی پیشگوئی نے لے لیا یعنی لیکھرام وہ بھی اپنی ناچیز عمر کا حصہ انہیں تحریرون مین کھو گیا کہ تا براہین احمدیہ کی وہ پیشگوئی پوری نہ ہو جو براہین احمدیہ مین لاکھون انسانون کے رجوع اور لاکھون روپے کی آمدن کے بارہ مین شائع ہو چکی تھی آخر نتیجہ یہ ہوا کہ جیسا کہ خدا تعالیٰ نے مجھے پانچ برس پہلے خبر دی تھی کہ وہ اپنی بدزبانی کی پاداش مین چھ ۶ برس کی میعاد مین قتل کیا جائیگا وہ بدنصیب اس پیشگوئی کو پورا کر کے راکھ کا ڈھیر ہو گیا۔

ایسا ہی عیسائیون نے بھی اس پیشگوئی کو روکنے کے لئے بہت زور لگایا اور ان کے اشتہار بھی اب تک میرے پاس موجود ہین پھر مسلمان جن کا حق تھا اور جن کا فخر تھا کہ مجھے قبول کرتے انہون نے بھی اس پیشگوئی کے روکنے کیلئے جو براہین احمدیہ مین میری آئندہ ترقی اور اقبال اور رجوع خلائق کی نسبت چھبیس ۲۶ برس سے درج تھی اور تخمیناً پینتیس ۳۵ برس سے زبانی شائع ہو چکی تھی ناخنون تک زور لگایا یہان تک کہ مین خیال کرتا ہون کہ ایک لاکھ سے زیادہ پرچہ ان کی طرف سے ایسا نکلا ہو گا جس مین اس بات پر زور دیا گیا کہ یہ شخص کافر ہے۔ دجال ہے بے ایمان ہے کوئی اس کی طرف رخ نہ کرے اور کوئی اس کی مدد نہ کرے بلکہ کوئی مصافحہ اور السلام علیکم نہ کرے اور جب مر جائے تو مسلمانون کے قبرستان مین دفن نہ کیا جائے مگر ان اشتہارون کی کیسی الٹی تاثیر ہوئی جس سے خدا تعالیٰ کی قدرت نظر آتی ہے کہ ان کے بعد کئی لاکھ آدمیون نے میری بیعت کر لی اور کئی لاکھ روپیہ آیا اور دوسرے بیشمار تحائف ہر طرف سے آئے اور خدا کی غیرت اور قدرت نے ان کے منہہ پر وہ طمانچے مارے کہ ہر ایک میدان مین ان کو شکست نصیب ہوئی اور ہر ایک مباہلہ مین موت یا ذلت ان کے حصہ مین آئی یہ تمام اشتہارات جو آریون کی طرف سے نکلے اور عیسائیون کی طرف سے اور مسلمانون کی طرف سے شائع ہوئے میرے چند صندوقون مین موجود ہین جن مین ہزارہا گالیون کے ساتھ جو چوہڑون چمارون کی گالیون سے بڑھکر ہین مجھے مکار فریبی۔ ٹھگ۔ دجال۔ دہریہ اور بے ایمان کر کے یاد کیا گیا ہے اور اس لئے جمع رکھے گئے تا کسی کو انکار نہ ہو سکے۔

جب مین ایک طرف براہین احمدیہ مین خدا تعالیٰ کی یہ پیشگوئی دیکھتا ہون کہ اگرچہ تو اب اکیلا ہے تیرے ساتھ کوئی بھی نہین مگر وہ وقت آتا ہے بلکہ نزدیک ہے کہ لاکھون انسان تیرے ساتھ ہو جاوینگے اور اپنے عزیز مالون سے تیری مدد کرینگے اور ہر ایک قوم کے دشمن زور لگائینگے کہ یہ پیشگوئی پوری نہ ہو مگر مین انکو نامراد رکھونگا اور مین تجھے ہر ایک تباہی سے بچاؤنگا اگرچہ کوئی بچانے والا نہ ہو اور دوسری طرف اس پیشگوئی کے مطابق ہر ایک قوم کے دشمنون کا پیشگوئی کے رد کرنے کیلئے پوری کوشش کا مشاہدہ کرتا ہون اور پھر دیکھتا ہون کہ باوجود دشمنون کی سخت مزاحمت کے آخر وہ پیشگوئی ایسی پوری ہو گئی کہ اگر آج وہ تمام بیعت کرنے والے ایک وسیع میدان مین جمع کئے جائین تو ایک بڑے بادشاہ کے لشکر سے بھی زیادہ ہون گے تو اس موقعہ پر مجھے وجد سے رونا آتا ہے کہ ہمارا خدا کیسا قادر خدا ہے کہ جس کے منہہ کی بات کبھی ٹل نہین سکتی گو تمام جہان دشمن ہو جائے اور اس بات کو رکنا چاہے۔

یہ وہ بیان تھا جو اس جلسہ میں مَیں نے کیا تھا اب میں پوچھتا ہوں کہ کیا قادیان کے ہندوؤں کو اس پیشگوئی اور اس کے پورے ہونے کی کچھ خبر نہیں۔ کیا لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل اس پیشگوئی سے بے خبر ہیں اور کیا آریہ صاحبان اپنے مذہب میں اس کی کوئی ثابت شدہ نظیر تبلا سکتے ہیں اور کیا وہ اس سے انکار کر سکتے ہیں کہ جس زمانہ میں یہ پیشگوئی شائع کی گئی اس زمانہ میں میری طرف کسیکو رجوع نہ تھا لعنتی ہے وہ شخص جو جھوٹ بولے اور مُردار ہے وہ کمینہ جو سچ کو چھپاوے۔ ایسے انسان اگرچہ زبان سے کہیں کہ خدا ہے لیکن درحقیقت وہ خدا سے منکر ہی ہوتے ہیں مگر خدا اپنی طاقتوں سے ظاہر کرتا ہے کہ مَیں موجود ہوں۔ مَیں آج سے نہیں بلکہ قدیم سے جانتا ہوں کہ عموماً قادیان کے ہندو سخت اسلام کے دشمن اور تاریکی سے پیار کرتے ہیں وہ نور کو دیکھ کر اور بھی تاریکی کی طرف دوڑتے ہیں گویا اُن کے نزدیک خدا نہیں اور خدا نے اُن کو لیکھرام کا بڑا نشان دکھایا تھا لیکن انہوں نے اس سے کوئی سبق حاصل نہیں کیا۔ اور یہ کس قدر صاف نشان تھا جس میں یہ خبر دی گئی تھی۔ کہ لیکھرام طبعی موت سے نہیں مریگا بلکہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جاویگا اور عید کے دن کے بعد جو دن ہوگا اس میں یہ واقعہ ہوگا چنانچہ ایسا ہی ظہور میں آیا اور اس پیشگوئی کی بنا صرف یہ تھی کہ وہ مذہب اسلام کو جھوٹا سمجھتا تھا اور بہت بدزبانی کرتا تھا اور گالیاں دیتا تھا۔ پس خدا نے مجھ کو اطلاع دی کہ وہ تو گوشت یعنی زبان کی چھری اسلام پر چلا رہا ہے مگر خدا تعالیٰ لوہے کی چھری سے اُس کا کام تمام کرے گا سو ایسا ہی وقوع میں آیا اور میں نے اشتہار دیا تھا کہ اے آریو! اگر تمہارے پرمیشر میں کچھ شکتی ہے۔ تو اس کی جناب میں دُعا اور پرارتھنا کر کے لیکھرام کو بچا لو مگر تمہارا پرمیشر اُس کو بچا نہ سکا۔ اور اُس نے میری نسبت یہ پیش گوئی کی تھی کہ یہ شخص تین برس تک مر جائیگا خدا نے اُس کی پیشگوئی جھوٹی ثابت کی اور ہمارا خدا غالب رہا۔ پھر اُس نے اپنی کتاب خبط احمدیہ میں میرے ساتھ مباہلہ کیا یعنی دعا کی کہ ہم دونوں میں سے جس کا جھوٹا مذہب ہے، وہ مر جائے۔ آخر وہ اس دُعا کے بعد آپ ہی مر گیا اور اس بات پر مُہر لگا گیا کہ آریہ مذہب سچا نہیں ہے اور اسلام سچا ہے اور اس نے اپنے مرنے سے میری نسبت یہ بھی گواہی دیدی کہ میں خدا کی طرف سے ہوں۔

ہمیں یہ افسوس کبھی فراموش نہیں ہوگا کہ لیکھرام کی اس موت کا اصل باعث قادیان کے ہندو ہی ہیں وہ محض ناواقف تھا اور جب وہ قادیان میں آیا تو قادیان کے ہندوؤں نے میری نسبت اُس کو یہ کہا کہ یہ جھوٹا اور فریبی ہے۔ اِن باتوں کو سُنکر وہ سخت دلیر ہو گیا اور سخت بگڑ گیا اور اپنی زبان کو بدگوئی میں چھری بنا لیا سو وہی چھری اس کا کام کر گئی خدا کے برگزیدہ اور پاک نبی کو گالیاں دینا اور سچے کو جھوٹا قرار دینا آخر انسان کو سزا کے لائق کر دیتا ہے۔ اگر لیکھرام نرمی اور تواضع اختیار کرتا تو بچایا جاتا کیونکہ خدا کریم و رحیم ہے اور سزا دینے میں دھیما ہے مگر ان لوگوں نے اُس کو بڑا دھوکہ دیا۔ میں جانتا ہوں کہ اُس کی موت کا گناہ قادیان کے ہندوؤں کی گردن پر ہے، اور مجھے افسوس ہے کہ ان لوگوں نے اُس سے بہت ہی بُرا سلوک کیا یہ لوگ زبان سے تو کہتے ہیں کہ پرمیشر ہے مگر میں نہیں قبول کرتا کہ ان کے دل پرمیشر پر ایمان لاتے ہیں ان کا عجیب مذہب ہے کہ جس قدر زمین پر پیغمبر گذرے ہیں سب کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور جھوٹا جانتے ہیں گویا صرف چھوٹا سا ملک آریہ ورت کا ہمیشہ خدا کے تخت کی جگہ رہی ہے اور دوسرے ملکوں سے خدا نے کچھ تعلق نہیں رکھا یا اُن سے بیخبر رہا ہے مگر خدا نے قرآن شریف میں یہ فرمایا ہے کہ ہر ایک ملک میں اس کے پیغمبر آتے رہے ہیں ایسا ہی ہند میں بھی خدا کے پاک پیغمبر اور اس کا کلام پانیوالے گذرے ہیں اور ایسا ہی چاہیئے تھا کیونکہ خدا تمام ملکوں کا ہے نہ صرف ایک ملک کا نہ معلوم کس شیطان نے ان لوگوں کے دلوں میں یہ پھونک دیا ہے کہ بجز وید کے خدا کی ساری کتابیں جھوٹی ہیں اور نعوذ باللہ خدا کا نبی موسیٰ اور خدا کا پیارا عیسیٰ اور خدا کا برگزیدہ حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم سب جھوٹے اور مکار گذرے ہیں ہماری شریعت صلح کا پیغام ان کو دیتی ہے اور ان کے ناپاک اعتقاد جنگ کی تحریک کر کے ہماری طرف تیر چلا رہے ہیں ہم کہتے ہیں کہ ہندوؤں کے بزرگوں کو مکار اور جھوٹا مت کہو مگر یہ کہو کہ ہزارہا برسوں کے گذرنے کے بعد یہ لوگ اصل مذہب کو بھول گئے مگر بمقابل ہمارے یہ ناپاک طبع لوگ ہمارے برگزیدہ نبیوں کو گندی گالیاں دیتے ہیں اور ان کو مُفتری اور جھوٹا سمجھتے ہیں کیا کوئی توقع کر سکتا ہے کہ ایسے ہندوؤں سے صلح ہو سکے ان لوگوں سے بہتر سناتن دھرم کے اکثر نیک اخلاق لوگ ہیں جو ہر ایک نبی کو عزت کی نگاہ سے دیکھتے اور فروتنی سے سر جھکاتے ہیں میری دانست میں اگر جنگلوں کے درندے اور بھیڑیئے ہم سے صلح کر لیں اور شرارت چھوڑ دیں تو یہ ممکن ہے مگر یہ خیال کرنا کہ ایسے اعتقاد کے لوگ کبھی دل کی صفائی سے اہل اسلام سے صلح کر لینگے سراسر باطل ہے بلکہ ان کا ان عقیدوں کے ساتھ مسلمانوں سے سچی صلح کرنا ہزاروں محالوں سے بڑھکر محال ہے کیا کوئی سچا مسلمان برداشت کر سکتا ہے جو اپنے پاک اور بزرگ نبیوں کی نسبت ان گالیوں کو سُنے اور پھر صلح کر لے ہرگز نہیں۔ پس ان لوگوں کے ساتھ صلح کرنا ایسا ہی مُضر ہے جیسا کہ کاٹنے والے زہریلے سانپ کو اپنی آستین میں رکھ لینا۔ یہ قوم سخت سیہ دل قوم ہے جو تمام پیغمبروں کو جو دنیا میں بڑی بڑی اصلاحیں کر گئے مُفتری اور کذّاب سمجھتے ہیں نہ حضرت موسیٰ انکی زبان سے بچ سکے نہ حضرت عیسیٰ اور نہ ہمارے سید و مولیٰ جناب خاتم الانبیاء صلی اللہ علیہ وسلم جنہوں نے سب سے زیادہ دُنیا میں اصلاح کی جن کے زندہ کئے ہوئے مُردے اب تک زندہ ہیں۔

خدا جو غائب ہے، اُس کی ذات کا ثبوت صرف ایک گواہی سے کیونکر ملسکتا ہے۔ اس لئے خدا نے دنیا میں ایک قوم میں ہر ایک ملک میں ہزاروں نبی پیدا کئے اور وہ ایسے وقتوں میں آئے کہ جبکہ زمین لوگوں کے گناہوں سے پلید ہو چکی تھی۔ انہوں نے بڑے نشانوں

٭ اس جگہ یہ واقعۂ قدرت یاد رکھنے کے لائق ہے کہ ڈپٹی عبد اللہ آتھم کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ اگر حق کی طرف رجوع نہیں کریگا تو پندرہ ۱۵ مہینے میں مر جائیگا اور لیکھرام کی نسبت یہ پیشگوئی تھی کہ وہ چھ سال کے اندر قتل کیا جائیگا۔ پھر چونکہ عبد اللہ آتھم پیشگوئی کے دنوں میں بہت روتا رہا اور اس کے دل پر حق کی عظمت غالب آگئی اور اُس نے اس مُدت میں کوئی بُرا لفظ زبان سے نہ کہا اس لئے خدا نے جو رحیم و کریم ہے اس کی میعاد کو بڑھا دیا اور وہ کچھ اور قلیل مدت تک زندہ رہکر مر گیا مگر لیکھرام نے پیشگوئی سُننے کے بعد زبان درازی شروع کی جیسا کہ سفلہ ہندوؤں کی عادت ہے اس لئے اُس کی اصل میعاد بھی پوری ہونے نہ پائی اور ابھی میعاد میں ایک سال باقی تھا جو پیشگوئی کے مطابق قتل کیا گیا۔ ایسا ہی احمد بیگ

(دیکھو اگلا کالم)

(بقیہ حاشیہ کالم اول) کی نسبت پیشگوئی پوری ہونے کے بعد اس کے مرنیکے بعد اس کے وارثوں نے بہت غم اور خوف ظاہر کیا اس لئے خدا نے اپنے وعدہ کے موافق اُس کے داماد کی موت میں تاخیر ڈالدی کیونکہ تمام نبیوں کی زبانی خدا تعالیٰ کا یہ وعدہ ہے، کہ جب کسی بلا کے نازل ہونیکی کسی کی نسبت کوئی پیشگوئی ہو اور وہ لوگ ڈر جائیں اور دل ان کا خوف سے بھر جائے۔ اور خدا تعالیٰ سے دعا یا صدقہ خیرات سے رحم چاہیں تو خدا تعالیٰ

ہے کہ ساتھ خدا تعالیٰ کے وجود کا ثبوت دیا اور اس کی عظمت دلوں میں بٹھائی اور نئے سرے زمین کو زندہ کیا۔ مگر یہ لوگ کہتے ہیں کہ بجز وید کے کوئی کتاب خدا تعالیٰ کی طرف سے نازل نہیں ہوئی اور تمام نبی جھوٹے تھے اور ان کا تمام دور مکر اور فریب کا دور تھا حالانکہ وید اب تک آریہ ورت کو شرک اور بدعت اور آتش پرستی اور بت پرستی سے صاف نہیں کر سکا۔ غرض یہ لوگ اُن نبیوں کی تکذیب میں جنکی سچائی سورج کیطرح چمکتی ہے حد سے بڑھ گئے ہیں خدا جو اپنے بندوں کیلئے غیرتمند ہے ضرور اس کا فیصلہ کریگا وہ ضرور اپنے پیارے نبیوں کیلئے کوئی ہاتھ دکھلائیگا ہم ان لوگوں پر کوئی ظلم نہیں کرتے وہ ہم پر ظلم کرتے ہیں ہم ان کو دعا دیتے ہیں وہ ہمیں تیر مارتے ہیں اور خدائے عز و جل کی قسم ہے کہ اگر یہ لوگ تلوار کے زخم سے ہمیں مجروح کرتے تو ہمیں ایسا ناگوار نہ ہوتا جیسا کہ ان کی گالیوں سے جو ہمارے برگزیدہ نبیوں کو دیتے ہیں ہمارے دل پاش پاش ہو گئے ہم یہ گالیاں سنکر اُن ناپاک طبع اور دنیا کے کیڑوں کیطرح مداہنہ نہیں کر سکتے جو کہتے ہیں کہ ہم ان تمام لوگوں کو محبت کی نظر سے دیکھتے ہیں اگر ان کے باپوں کو گالیاں دی جاتیں تو ایسا ہرگز نہ کہتے خدا ان کا اور ہمارا فیصلہ کرے یہ عجیب مذہب ہے کیا اس قوم سے کسی بھلائی کی امید ہو سکتی ہے ہرگز نہیں یہ لوگ اسلام بلکہ تمام نبیوں کے خطرناک دشمن ہیں ان کے گالیوں سے بھرے ہوئے رسالے ہمارے پاس موجود ہیں

اب ہم اپنے اصل مقصود کیطرف رجوع کر کے کہتے ہیں کہ قادیان کے آریہ اخبار میں جو لالہ شرمپت برادر لالہ بسمبر داس کے حوالہ سے لکھا گیا ہے کہ ہم نے کوئی نشان آسمانی اس راقم کا نہیں دیکھا یہ اس قسم کا جھوٹ ہے کہ اگر کوئی انسان گندی سے گندی نجاست کھالے تو ایسی نجاست کھانا بھی اس جھوٹ سے کمتر ہے ان باتوں کو سنکر یقین آتا ہے کہ اس قدر جھوٹ بولنے والے کو اپنے پرمیشر پر ایمان نہیں اور وہ ہرگز نہیں ڈرتا کہ جھوٹ کا کوئی برا نتیجہ ہو سکتا ہے چونکہ میں نے کئی کتابوں میں لالہ شرمپت اور لالہ ملاوامل ساکنان قادیان کی نسبت لکھدیا ہے کہ انہوں نے فلاں فلاں آسمانی نشان میرے دیکھے ہیں بلکہ بیسیوں نشان دیکھے ہیں اور وہ کتابیں آجتک کروڑہا انسانوں میں شائع ہو چکی ہیں پس اگر انہوں نے مجھ سے آسمانی نشان نہیں دیکھے تو اس صورت میں مجھ سے زیادہ دنیا میں کون جھوٹا ہوگا اور میرے جیسا کون ناپاک طبع اور مفتری ہوگا جس نے محض افترا اور جھوٹ کیطور پر ان کو اپنے نشانوں کا گواہ قرار دیدیا۔ اور اگر میں اپنے دعویٰ میں سچا ہوں تو ہر ایک عقلمند سمجھ سکتا ہے کہ اس سے بڑھکر میری اور کیا بےعزتی ہوگی کہ ان لوگوں نے اخباروں اور اشتہاروں کے ذریعہ سے مجھے جھوٹا اور افترا کرنیوالا قرار دیا۔ دور کے لوگ کیا جانتے ہیں کہ اصلیت کیا ہے بلکہ اس عداوت کی وجہ سے کہ جو اکثر لوگوں کو میرے ساتھ ہے ان لوگوں کو سچا سمجھیں گے اور گھر کی گواہی خیال کریں گے اور اس طرح پر اور بھی اپنی عاقبت خراب کر لیں گے پس چونکہ میں اس بےعزتی کو برداشت نہیں کر سکتا اور نیز اس سے خدا کے قائم کردہ سلسلہ پر نہایت بد اثر ہے اس لئے میں اول تو لالہ شرمپت اور ملاوامل کو مخاطب کرتا ہوں کہ وہ خدا کی قسم کے ساتھ مجھ سے فیصلہ کر لیں اور خواہ مقابل پر اور خواہ تحریر کے ذریعہ سے اس طرح پر خدا کی قسم کھائیں کہ فلاں فلاں نشان جو نیچے لکھے گئے ہیں ہم نے نہیں دیکھے اور اگر ہم جھوٹ بولتے ہیں تو خدا ہم پر اور ہماری اولاد پر اس جھوٹ کی سزا نازل کرے اور وہ نشان آسمانی بہت سے ہیں جو براہین احمدیہ میں لکھے گئے ہیں لیکن اس قسم کیلئے سب نشانوں کے لکھنے کی ضرورت نہیں۔

(۱) - لالہ شرمپت کیلئے یہ کافی ہے کہ اول تو اس نے میرا وہ زمانہ دیکھا جبکہ وہ میرے ساتھ اکیلا چند دفعہ امرتسر گیا تھا اور نیز براہین احمدیہ کے چھپنے کیوقت وہ میرے ساتھ ہی پادری رجب علی کے مکان پر کئی دفعہ گیا وہ خوب جانتا ہے کہ اس وقت میں ایک گمنام آدمی تھا میرے ساتھ کسیکو تعلق نہ تھا اور اس کو خوب معلوم ہے کہ براہین احمدیہ کے چھپنے کے زمانہ میں یعنی جبکہ یہ پیشگوئی ایک دنیا کی رجوع کرنے کے بارے میں براہین احمدیہ میں درج ہو چکی تھی میں صرف اکیلا تھا تو اب قسم کھا دے کہ کیا یہ پیشگوئی اس نے پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں اور قسم کھا کر کہے کہ کیا اس کے نزدیک یہ کام انسان سے ہو سکتا ہے کہ اپنی ناداری اور گمنامی کے زمانہ میں دنیا کے سامنے قطعی اور یقینی طور پر یہ پیشگوئی کرے کہ خدا نے مجھے فرمایا ہے کہ تیرے پر ایک ایسا زمانہ آنیوالا ہے کہ تو گمنام نہیں رہیگا لاکھوں انسان تیری طرف رجوع کریں گے اور کئی لاکھ روپیہ تجھے آئیگا اور قریباً تمام دنیا میں عزت کیساتھ مشہور کیا جاویگا اور اس پیشگوئی کو خدا پوری کرے حالانکہ وہ جانتا ہے کہ اُس نے مجھ پر افترا کیا ہے اور جھوٹ بولا ہے اور جھوٹ کی نجاست کھائی ہے اور نیز خدا اپنی پیشگوئی کیموافق ہر ایک مزاحم کو نامراد رکھے اور لالہ شرمپت قسم کھا کر کہے کہ کیا اس نے یہ پیشگوئی پوری ہوتی دیکھ لی یا نہیں؟ اور کیا اس کے پاس کوئی ایسی نظیر ہے کہ کسی جھوٹے نے خدا کا نام لیکر ایسی پیشگوئی کی ہو اور وہ پوری ہو گئی ہو اور چاہیئے کہ اس نظیر کو پیش کرے۔

(۲) دوسری قسم کھا کر یہ بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ اس کا بھائی بسمبرداس مع خوشحال برہمن کسی فوجداری مقدمہ میں سزایاب ہو کر مدتوں قید ہو گئے تھے تو اس وقت اس نے مجھ سے دعا کی درخواست کی تھی اور میں نے خدا تعالیٰ سے علم پا کر اُسے یہ بتلایا تھا کہ میری دعا سے آدھی قید بسمبرداس کی تخفیف کی گئی اور اس کو میں نے کشفی حالت میں دیکھا ہے کہ میں اس دفتر میں پہنچا ہوں جہاں اُس کی سزا کا رجسٹر ہے اور میں نے اپنی قلم سے آدھی سزا کاٹ دی ہے مگر خوشحال برہمن کی سزا نہیں کاٹی بلکہ اس کی سزا پوری رکھی کیونکہ اس نے مجھ سے دعا کی درخواست نہیں کی تھی اور کیا یہ سچ نہیں کہ میں نے اس پیشگوئی کے بتانے کیوقت میں یہ بھی کہا تھا کہ خدا نے مجھے اپنی وحی سے علم دیا ہے کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبرداس کی آدھی قید تخفیف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن پوری قید بھگت کر جیل سے باہر آئیگا۔ اور یہ اس وقت کہا تھا کہ چیف کورٹ میں بسمبرداس اور خوشحال برہمن کا اپیل ابھی دائر ہی کیا گیا تھا اور کسی کو خبر نہ تھی کہ انجام کیا ہوگا بلکہ خود چیف کورٹ کے ججوں کو بھی خبر نہیں ہوگی کہ کس حکم کی طرف ہمارا قلم چلیگا۔ اُس وقت میں نے بتلایا تھا کہ وہ قادر خدا جس نے قرآن نازل کیا ہے وہ مجھے کہتا ہے کہ میں نے تیری دعا قبول کی اور ایسا ہوگا کہ چیف کورٹ سے مسل واپس آئیگی اور بسمبرداس کی آدھی قید دعا کے باعث معاف کی جائیگی مگر بری نہیں ہوگا اور خوشحال برہمن نہ بری ہوگا اور نہ اس کی قید میں تخفیف کیجائیگی تا دعا قبول ہونے کیلئے ایک نشان رہے اور آخر ایسا ہی ہوا اور مسل چند ہفتوں کے بعد ضلع میں واپس آئی اور بسمبرداس کی آدھی قید تخفیف کیگئی مگر خوشحال برہمن کا قید میں سے ایکدن بھی تخفیف نہ کیا گیا اور دونوں بری ہونے سے محروم رہے اور شرمپت حلف اُٹھا کر یہ بھی بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب اس طرح پر آخر کار میری پیشگوئی کیمطابق فیصلہ ہوا تو لالہ شرمپت نے میری طرف ایک رقعہ لکھا کہ آپ کی نیک بختی کیوجہ سے خدا نے یہ غیب کی باتیں آپ پر کھولدیں اور دعا قبول کی۔

اور لالہ شرمپت قسم کھا کر یہ بھی بتادے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مدت تک وہ میرے پاس یہی جھوٹھ بولتا رہا کہ میرا بھائی بسمبرداس بری ہو گیا ہے اور پھر جب حافظ ہدایت علی جو ان دنوں میں بٹالہ کا تحصیلدار تھا اتفاقاً قادیان میں آیا اور قریباً دس بجے کا وقت تھا تب بسمبرداس میرے مردانہ مکان کے نیچے اس کو ملا اور اس نے بسمبرداس کو مخاطب کر کے کہا کہ ہم خوش ہوئے کہ تم قید سے مخلصی پا گئے مگر افسوس کہ تم بری نہ ہوئے تب میں نے شرمپت کو کہا کہ تم کیوں اس قدر مدت تک میرے پاس یہ کہتے رہے کہ میرا بھائی بسمبرداس بری ہو گیا ہے تو شرمپت نے یہ جواب دیا کہ ہم نے اس لئے اصل حقیقت کو چھپایا کہ اصلیت ظاہر کرنے سے ایک داغ رہ جاتا تھا اور آئندہ رشتوں ناطوں میں ایک رکاوٹ پیدا ہو جاتی تھی اور اندیشہ تھا کہ برادری کے لوگ ہماری خاندان کو بدچلن خیال کریں۔

اور کیا یہ سچ نہیں کہ جب بسمبرداس کی قید کی نسبت چیف کورٹ میں اپیل دائر کیا گیا۔ تو نماز عشاء کیوقت جب میں اپنی بڑی مسجد میں تہا علی محمد نام ایک ملان ساکن قادیان نے جو اب تک زندہ اور ہمارے سلسلہ کا مخالف ہے میرے پاس آکر بیان کیا کہ اپیل منظور ہوگئی اور بسمبرداس بری ہوگیا اور کہا کہ بازار میں اس خوشی کا ایک جوش ہے [illegible] تب اس غم [illegible] میرے پر وہ حالت گذری جس کو خدا جانتا ہے اُس غم سے میں محسوس نہیں کر سکتا تہا کہ میں زندہ ہوں یا مرگیا تب مجھے یہ الہام ہوا لا تخف انک انت الاعلیٰ یعنی غم نہ کر تجہی کو غلبہ ہوگا تب میں نے شرمپت کو اس سے اطلاع دی اور حقیقت یہ کھُلی کہ اپیل صرف لیا گیا ہے یہ نہیں کہ بسمبرداس بری کیا گیا ہے۔

پس شرمپت قسم کہا کر تبلاوے کہ کیا یہ واقعہ نہیں گزرا اور دوسری طرف علی محمد ملان بھی قسم کے لئے بلایا جائیگا جو ایک مخالف بلکہ ایک نہایت خبیث مخالف کا بہائی ہے۔

(۳) اور کیا یہ سچ نہیں ہے کہ ایک دفعہ چنداسنگہ نام ایک سکہہ پر بابت درختان تحصیل بٹالہ میں ہماری طرف سے نالش دائر کی گئی تہی کہ اس نے بغیر اجازت ہماری کے اپنے کہیت سے درخت کاٹ لئے ہیں تب خدا نے میری دعا کرنے کیوقت میری دعا کو قبول فرما کر میرے پر یہ ظاہر کیا تہا کہ ڈگری ہوگئی اور میں نے یہ پیشگوئی شرمپت کو بتا دی تہی پہر ایسا اتفاق ہوا کہ حکم کیوقت ہماری طرف سے عدالت میں کوئی حاضر نہ تہا اور فریق ثانی حاضر ہوگئے تہے قریب عصر کیوقت تہا کہ شرمپت نے ہماری مسجد میں آکر تمسخر کے طور پر مجہے یہ کہا کہ مقدمہ خارج ہوگیا ڈگری نہیں ہوئی تب مجھ پر وہ غم گذرا جس کو میں بیان نہیں کرسکتا کیونکہ خدا کا قطعی طور پر کلام تہا میں مسجد میں نہایت پریشانی سے بیٹھ گیا اس خیال سے کہ ایک مشرک نے مجہے شرمندہ کیا۔ اور میں اس کی اس خبر سے انکار نہیں کرسکتا تہا کیونکہ قریب پندرہ آدمی کے ہندو اور مسلمان بٹالہ سے یہ خبر لائے تہے اس لئے نہایت درجہ کا غم مجھ پر طاری تہا اتنے میں غیب سے ایک آواز آئی اور وہ نہایت رُعبناک آواز تہی اس کے الفاظ یہ تہے۔ ڈگری ہوگئی ہے مسلمان ہے! یعنی کیا تو خدا کے کلام کو باور نہیں کرتا۔ ایسی آواز پہلے اس سے میں نے کبہی نہیں سُنی تہی میں مسجد کے ہر طرف دوڑا کہ یہ بلند آواز کس کی طرف سے آئی اور آخر معلوم ہوا کہ فرشتہ کی آواز ہے یہ وہی فرشتے ہیں جن سے آجکل کے نادان آریہ انکار کرتے ہیں تب میں نے اُسیوقت شرمپت کو بلایا اور کہا کہ ابہی خدا کی طرف سے مجہے یہ آواز آئی ہے اس پر وہ ہنس پڑا اور ہنس دیا اور کہا کہ بٹالہ سے پندرہ سولہ آدمی آئے ہیں جو بعض ہندو بعض سکہہ اور بعض مسلمان ہیں اور ابہی بعض اُن کے بازار میں موجود ہیں یہ کیونکر ہو سکتا ہے کہ یہ سب جہوٹ بولیں یہ کہکر چلا گیا اور مجہو اس نے اس وقت ایک دیوانہ سا خیال کیا رات میری سخت بے قراری میں بسر ہوئی صبح ہوتے ہی میں خود بٹالہ گیا تحصیل میں حافظ ہدایت علی تحصیلدار موجود نہ تہا مگر اس کا سر رشتہ دار متھرا داس نام موجود تہا جو اب تک زندہ ہوگا میں نے اُس سے دریافت کیا کہ کیا ہمارا مقدمہ خارج ہوگیا اُس نے جواب دیا کہ نہیں بلکہ ڈگری ہوئی میں نے کہا کہ قادیان کے پندرہ سولہ آدمی جو فریق مخالف اور اس کے گواہ تہے سب نے جا کہ یہی بیان کیا ہے کہ مقدمہ خارج ہوگیا

٭ نادان آریہ کہتے ہیں کہ خدا کو کسی چٹھی رسان کی کیا حاجت ہے یعنے وہ فرشتوں کا محتاج نہیں پس یہ تو سچ ہے کہ خدا کسی چیز کا محتاج نہیں مگر اس کی عادت میں داخل ہے کہ وسائط سے کام لیتا ہے اور وسائط سے کام لینا اس کے عام قانون قدرت میں داخل ہے دیکہو وہ ہوا کے ذریعہ سے کانوں تک آواز پہنچاتا ہے پس جسمانی سلسلہ سے یہ روحانی فعل اس کا عین مطابق ہے جو روحانی کانوں کو اپنی آواز فرشتوں کے ذریعہ سے جو ہوا کے قائم مقام ہیں پہنچاوے اور ضرور ہے کہ جسمانی اور روحانی سلسلے دونوں باہم مطابق ہوں اور یہی دلیل قرآن شریف نے پیش کی ہے ۔ منہ۔

ہے اس نے جواب دیا کہ ایک طرح سے اونہوں نے بہی جہوٹ نہیں بولا۔ بات یہ ہوئی کہ تحصیلدار کے فیصلہ لکہنے کیوقت میں حاضر نہ تہا کسی کام کیلئے باہر چلا گیا تہا یا شائد یہ کہا تہا کہ میں پاخانہ پہرنے کے لئے چلا گیا تہا اور تحصیلدار نیا آیا ہوا تہا اور اس کو پیچ در پیچ مقدمات کی خبر نہ تھی اور فریق مخالف نے اس کے فیصلہ لکہنے کیوقت ایک فیصلہ [illegible] صاحب کمشنر کا اس پر کر آگے پیش کیا تہا اور اس میں صاحب کمشنر کا یہ حکم تھا کہ چونکہ یہ مزارعہ موروثی ہیں اس لئے ان کا حق ہے کہ اپنے اپنے کہیت کے درخت ضرورت کے وقت کاٹ لیا کریں مالک کا اس میں کچہہ دخل نہیں تحصیلدار نے اس فیصلہ کو دیکہہ کر مقدمہ خارج کر دیا اور جب میں آیا تو مجہے وہ اپنا لکہا ہوا فیصلہ دیا کہ شامل مسل کردوں میں نے پڑھ کر کہا کہ ان زمینداروں نے آپکو دہوکہ دیا ہے کیونکہ جس فیصلہ کو انہوں نے پیش کیا ہے وہ صاحب فنانشل کے حکم سے منسوخ ہوچکا ہے اور بموجب اس حکم کے کوئی مزارعہ موروثی ہو یا غیر موروثی بغیر اجازت مالک کے اپنے کہیت کا درخت نہیں کاٹ سکتا اور میں نے مسل میں سے اونکو وہ فیصلہ دکہا دیا تب تحصیلدار نے فی الفور اپنا پہلا فیصلہ چاک کر دیا اور ٹکڑے ٹکڑے کرکے پہینکدیا اور دوسری فیصلہ ڈگری کا لکہا اور کل خرچہ مدعا علیہم کے ذمہ ڈالا فریق ثانی تو خوشی خوشی اپنے حق میں فیصلہ سُنکر قادیان کو چلے گئے تہے اس دوسرے فیصلہ کی خبر نہ تہی اس لئے انہوں نے وہی ظاہر کیا جو اونکو معلوم تہا۔

غرض میں نے واپس آکر یہ سب حال شرمپت کو سُنایا اور مزارعان کو بہی اپنی جہوٹی خوشی پر اطلاع ہوگئی پس اگر لالہ شرمپت اس نشان سے بہی منکر ہے تو چاہیئے کہ قسم کہا کر کہے کہ ایسا کوئی واقعہ ظہور میں نہیں آیا اور ایسا بیان سراسر افترا ہے اور میں یقین رکہتا ہوں کہ ابہی بہت سے لوگ قادیان میں اون میں سے زندہ ہونگے۔ جنہوں نے یہ نشان دیکہا۔

اور سوائے اس کے بیسیوں اور ایسے آسمانی نشان ہیں جن کا گواہ رویت لالہ شرمپت ہے وہ تو بڑی مشکل میں پڑ گیا ہے کہاں تک آریہ لوگ اس سے انکار کرائینگے۔

(۴) بہلا لالہ شرمپت قسم کہا کر کہے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب نواب محمد حیات خان سی۔ ایس آئی معطل ہوگیا تہا اور کوئی بریت کی اُمید نہیں تہی اور اُس نے مجہہ سے دعا کی درخواست کی تہی تو میرے پر خدا نے ظاہر کیا تہا کہ وہ بری کیا جاویگا اور میں نے کشفی نظر سے اس کو عدالت کی کرسی پر بیٹھا دیکہا تہا اور یہ بات میں نے اس کو بتا دی تہی اور نہ صرف اس کو بلکہ بہتوں کو بتائی تہی چنانچہ کشن سنگہ آریہ جی اس کا گواہ ہے اگر یہ سچ نہیں تو قسم کہا دے۔

(۵) اور پہر لالہ شرمپت قسم کہا کر بتا دے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ جب پنڈت دیانند نے پنجاب میں آکر بہت شور کیا اور خدا کے برگزیدہ نبی حضرت محمد مصطفےٰ صلی اللہ علیہ وسلم اور قرآن شریف کی اپنی کتاب ستیارتہ پرکاش میں تحقیر کی اور خدا کے تمام مقدس نبیوں کو سونے کہوٹے کی طرح قرار دیا۔ تب میں نے شرمپت کو کہا کہ خدا نے میری پر ظاہر کر دیا ہے کہ اب اس کی موت کا دن قریب ہے وہ بہت جلد مریگا کیونکہ اس کا دل مرگیا ہے چنانچہ وہ اس پیشگوئی کے بعد صرف چند دنوں میں ہی اجمیر میں مرگیا اور اپنی حسرتیں اپنے ساتھ لے گیا۔

(۶) اور نیز شرمپت قسم کہا کر تبلائے کہ کیا یہ سچ نہیں کہ ایکدفعہ اس کو اور ملاوامل کو صبح کیوقت یہ الہام تبلایا گیا تہا کہ آج ارباب سرور خان نام ایک شخص کا روپیہ آئیگا۔ اور وہ ارباب محمد لشکر خان کا رشتہ دار ہوگا تب ملاوامل وقت پر ڈاکخانہ میں گیا اور خبر لایا کہ سرور خان کا اس قدر روپیہ آیا مگر ساتہہ ہی یہ عذر کیا کہ کیونکر معلوم ہو کہ یہ فلاں شخص کا رشتہ دار ہے تب اس کے تصفیہ کے لئے ان کے روبرو مردان میں بابو الہی بخش اکونٹنٹ کیطرف خط لکہا گیا تہا جو ان دنوں میں میرے سخت مخالف ہیں اُن کا جواب آیا کہ ارباب سرور خان ارباب محمد لشکر خان کا بیٹا ہے۔

(۷) اور کیا یہ سچ نہیں کہ ایک مرتبہ مجھ کو یہ الہام ہوا تھا کہ "اسے عمی بازی خویش کردی و مرا افسوس بسیار دادی" - اور اُسی دن شرمپت کے گھر میں ایک لڑکا پیدا ہوا تھا جس کا نام اُس نے امین چند رکھا اور ان دنوں میں میرا بھائی غلام قادر مرحوم بیمار تھا۔ میں نے لالہ شرمپت کو کہا کہ آج مجھے یہ الہام ہوا ہے یہ میرے بھائی کی موت کی طرف اشارہ ہے اور الہامی طور پر میرے بیٹے سلطان احمد* کی طرف سے یہ کلمہ ہے اور یا ممکن ہے کہ تیرے بیٹے کی طرف اشارہ ہو جس کا نام تو نے امین چند رکھا ہے یہ میرا کہنا ہی تھا کہ لالہ شرمپت نے گھر میں جا کر اپنے بیٹے کا نام بدلا دیا اور بجائے امین چند کے گوکل چند نام رکھدیا جو ابتک زندہ موجود ہے مگر چند روز کے بعد میرا بھائی فوت ہوگیا۔ اور یہ بات بھی لالہ شرمپت سے حلفاً دریافت کرنی چاہیئے کہ کیا یہ سچ نہیں ہے کہ جب گورداسپور میں ایک شخص کرم دین نام نے میرے پر دعوےٰ ازالہ حیثیت عرفی عدالت آتما رام اکسٹرا اسسٹنٹ میں دائر کیا ہوا تھا تو میں نے لالہ شرمپت کو کہا تھا کہ خدا نے مجھے خبر دی ہے کہ انجام کار میں اس مقدمہ میں بری کیا جاؤنگا مگر کرم دین سزا پائیگا۔ اس وقت کی خبر ہے کہ جب تمام آثار اس کے برخلاف ہو اور حاکم کی رائے مخالف ہی تھی چنانچہ آتما رام مجوز مقدمہ نے اپنے فیصلہ کے وقت بڑی سختی سے فیصلہ دیا اور میرے پر سات سو روپیہ جرمانہ کیا اور ناخون تک زور لگا کر فیصلہ لکھا اور پھر صاحب ڈویژنل جج کے محکمہ سے جیسا کہ پہلے پیشگوئی کی تھی وہ حکم آتما رام کا منسوخ کیا گیا اور صاحب موصوف نے بڑی عزت کے ساتھ بری کر کے اپنے فیصلہ میں لکھا کہ جو الفاظ یعنی کذاب و لئیم* کہ الفاظ جو مرزا صاحب نے کرم دین کی نسبت استعمال کئے ہیں ان الفاظ سے کرم دین کی کچھ بھی ازالہ حیثیت عرفی نہیں ہوئی بلکہ اگر ان الفاظ سے بڑھ کر بھی کوئی اور سخت الفاظ اس کے حق میں استعمال کئے جاتے تب بھی وہ ان الفاظ کا مستحق تھا یہ میرے حق میں فیصلہ ہوا اگر کرم دین پر پچاس روپیہ جرمانہ قائم رہا۔ یہ پیشگوئی نہ صرف میں نے لالہ شرمپت کو بتلائی تھی بلکہ میں اس پیشگوئی کو مقدمہ کے وجود سے بھی پہلے اپنی کتاب مواہب الرحمان میں جو ایک عربی زبان میں کتاب ہے شائع کر چکا تھا پس کسی کیلئے ممکن نہیں جو اس سے انکار کر سکے۔ ۞

یہ چند پیشگوئیاں بطور نمونہ میں اس وقت پیش کرتا ہوں اور میں خدا تعالےٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ سب بیان صحیح ہے اور کئی دفعہ لالہ شرمپت سن چکا ہے۔ اور اگر میں نے جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میرے لڑکوں پر ایک سال کے اندر اس کی سزا نازل کرے آمین ولعنت اللہ علی الکاذبین۔ ایسا ہی شرمپت کو بھی چاہیئے کہ وہ بھی میری اس قسم کے مقابل پر قسم کھاوے اور یہ کہے کہ اگر میں نے اس قسم میں جھوٹ بولا ہے تو خدا مجھ پر اور میری اولاد پر ایک سال کے اندر اس کی سزا وارد کرے آمین۔ لعنت اللہ علی الکاذبین۔ +

یہ تو شرمپت کی نسبت لکھا گیا اور ملاوامل جو اس کا دوست بھی اس میں شریک ہے اس کو چاہیئے کہ اس بات کی قسم کھاوے کہ کیا میری والد صاحب کی وفات کے بعد الہام الیس اللہ بکاف عبدہٗ مُہر پر کھدوانے کیلئے امرتسر اس کو نہیں بھیجا تھا اور کیا پانچ روپیہ اجرت دیکر وہ مُہر نہیں بنوالایا تھا۔ اور کیا اُس زمانہ میں اس عروج اور شان و شوکت اور رجوع خلائق کا نام و نشان تھا اور کیا یہ تمام پیشگوئی اس کو نہیں بتائی گئی تھی جس کیلئے وہ بھیجا گیا تھا یعنے اس کو یہ بتایا گیا تھا کہ خدا تعالیٰ کی طرف سے مجھ کو یہ خبر ملی تھی کہ شنبہ کے روز آفتاب کے غروب کے بعد میرا والد فوت ہو جائے گا اور تجھے کچھ غم نہیں کرنا چاہیئے کیونکہ میں تیرا متکفل رہوں گا اور تیری حاجات پوری کرنے کے لئے میں کافی ہوں گا اور یہ تخمیناً پینتیس ۳۵ چھتیس ۳۶ برس کا الہام ہے جبکہ میں زاویہ گمنامی میں ایسا پوشیدہ تھا جیسا کہ ایک ٹکڑہ کسی جوہر کا سمندر کی تہ کے نیچے پوشیدہ ہو۔

دوسری یہ بتاوے کہ کیا وہ ایک مرتبہ مرض دق میں مبتلا نہیں ہوا تھا اور اس کو خواب بھی آچکی تھی کہ ایک زہریلے سانپ نے اس کو کاٹا ہے اور تمام بدن سوج گیا ہے اور کیا یہ سچ نہیں کہ وہ میرے پاس آکر رویا تھا اور دعا کے لئے کہا تھا تب میں نے اس کے حق میں دعا کی تھی۔ اور خدا تعالیٰ کی طرف سے یہ الہام ہوا تھا۔ قلنا یا نار کونی برداً و سلاماً یعنے اے تپ کی آگ ٹھنڈی ہو جا اور یہ الہام اس کو سُنا دیا گیا تھا اور پھر بعد اس کے چند دنوں میں ہی وہ صحت یاب ہوگیا۔

میں خدا تعالیٰ کی قسم کھا کر کہتا ہوں کہ یہ باتیں سچ ہیں اور اگر یہ جھوٹ ہیں تو خدا ایک سال کے اندر میرے پر اور میرے لڑکوں پر تباہی نازل کرے اور جھوٹ کی سزا دے۔ آمین لعنت اللہ علی الکاذبین ایسا ہی ملاوامل کو چاہیئے کہ چند روزہ دنیا سے محبت نہ کرے اور اگر ان بیانات سے انکاری ہے تو میری طرح قسم کھاوے کہ یہ سب افترا ہے اور اگر یہ باتیں سچ ہیں تو ایک سال کے اندر میرے پر اور میری تمام اولاد پر خدا کا عذاب نازل ہو آمین۔ ولعنۃ اللہ علی الکاذبین۔ +

اور یاد رہے کہ یہ لوگ اس طرح پر قسم نہ کھائیں گے بلکہ حق پوشی کا طریق اختیار کریں گے اور سچائی کا خون کرنا چاہیں گے تب بھی میں امید رکھتا ہوں کہ حق پوشی کی حالت میں بھی خدا ان کو بے سزا نہیں چھوڑیگا + کیونکہ خدا تعالیٰ کی پیشگوئی کی بے عزتی خدا کی بے عزتی ہے ملاوامل اس بات کا بھی مجرم ہے کہ اس نے یہ سب کچھ دیکھ کر پھر مخالفت کر کے اپنی پوری زور اور پوری مخالفت سے ایک اشتہار دیا تھا جس کو دس برس گذر گئے اور لوگوں کو روکا تھا کہ میری طرف رجوع نہ کریں اور نہ کچھ مالی مدد کریں تب اس کے روکنے کا نتیجہ یہ ہوا کہ اس کے اشتہار کے بعد کئی لاکھ انسان میرے ساتھ شامل ہوئے اور کئی لاکھ روپیہ آیا مگر پھر بھی اُس نے خدا کے ہاتھ کو محسوس نہ کیا۔

+ یہ بد دعا کا فقرہ اس امر سے لازم ملزوم ہے کہ میری اس دعا کے مقابل پر شرمپت بھی اپنی نسبت انہیں الفاظ کے ساتھ بد دعا طبع کرا کر کسی اخبار میں شائع کرا دے۔ منہ۔

+ یہ سچ ہے کہ ایکمرتبہ ملاوامل نے اپنے اشتہار میں میرے نشانوں کے دیکھنے سے انکار کر دیا تھا مگر اس انکار کا کچھ اعتبار نہیں اکثر لوگ خود غرضی سے ۲، ۲ روپیہ لیکر عدالتوں میں گواہی کیوقت جھوٹ کی نجاست کھا لیتے ہیں تمام مدار ایسی قسم پر ہے جو میں نے لکھی ہے اگر یہ لوگ خدا سے بےخوف ہو کر اپنی قوم کو خوش کرنے کیلئے ایسی قسم کھا لیں گے تب ان کو معلوم ہو گا کہ خدا بھی ہے۔ منہ۔

+ اور اگر راست راست شائع کر دینگے تو مجھے قوی امید ہے کہ وہ خدا سے اس کا اجر اور برکت پائیں گے مگر خدا پسند [illegible] منہ

* اگرچہ مجھے یقین تھا کہ یہ الہام میرے بھائی مرزا غلام قادر مرحوم کی وفات کے بارہ میں ہے اور یہی میں نے اپنے بعض عزیزوں کو بتلا بھی دیا تھا اور خود اپنے بھائی مرحوم کو بھی بتلایا تھا جس سے وہ بہت غمگین ہوئے اور پیچھے سے میں نے افسوس بھی کیا کہ ان کو میں نے کیوں بتلایا مگر جب شرمپت نے مجھے خبر دی کہ میں نے اپنے بیٹے کا امین چند نام رکھا ہے تو تقدیر الٰہی سے میرے منہ سے یہ الفاظ نکل گئے کہ ممکن ہے کہ عمی سے مراد امین چند ہو کیونکہ ہندو لوگ امین چند کے نام کو مختصر کر کے امی بھی کہدیتے ہیں تب اس کے دل میں بہت خوف پیدا ہوا اور اس نے گھر میں جا کر امین چند کی جگہ گوکل چند اپنے لڑکے کا نام رکھدیا۔ منہ

* کرم دین کا بیان تھا کہ کذاب اس کو کہتے ہیں جو بہت جھوٹ بولنے والا ہو اور ہمیشہ جھوٹ بولتا ہو اور لئیم اس کو کہتے ہیں جو ولد الزنا ہو اور اس کے خاندان میں ایسا ہی سلسلہ چلا آیا ہو اور اُس پر اس نے کتابیں بھی دکھلائیں مگر ڈویژنل جج نے فرمایا کہ اگر یہ ان الفاظ سے سخت تر بھی الفاظ بولے جاتے تب بھی اس سے کرم دین کی کچھ بے عزتی نہیں تھی یعنی اس کی حالت کے لحاظ سے ابھی یہ الفاظ تھوڑے ہیں۔ منہ

۞ یہ پیشگوئی نہ صرف کتاب مواہب الرحمان میں بلکہ اخبار الحکم اور البدر میں وقوع سے پہلے شائع کی گئی تھی۔ منہ ۞

بالآخر ہم اس بات کا لکھنا بہت ہی ضروری سمجھتے ہیں کہ جس پرمیشر کو پنڈت دیانند نے آریوں کے سامنے پیش کیا ہے وہ ایک ایسا پرمیشر ہے جس کا عدم اور وجود برابر ہے کیونکہ وہ اس بات پر قادر نہیں کہ اگر ایک شخص اپنی آوارگی اور بدچلنی کے زمانہ سے تائب ہو کر اسی اپنے پہلے جنم میں مکتی کو پانا چاہے تو اسکو اس کی توبہ اور پاک تبدیلی کی وجہ سے مکتی عنائت کر سکے بلکہ اس کے لئے آریہ کی رو سے کسی دوسری جون میں پڑ کر دوبارہ دنیا میں آنا ضروری ہے خواہ وہ انسانی جون کو چھوڑ کر کتا بنے یا بندر سور۔ مگر بننا تو ضرور چاہیئے یہ پرمیشر ہے جس کو دیالو اور سرب شکتیمان کہا جاتا ہے اگر انسان نے اپنی ہی کوشش سے سب کچھ کرنا ہے تو میں نہیں سمجھ سکتا کہ پھر پرمیشر کا کس بات میں شکر ادا کیا جاوے اور جبکہ ہم دیکھتے ہیں کہ انسان کے بعض حصہ عمر میں ایسا زمانہ بھی آجاتا ہے کہ وہ کسی حد تک نفسانی جوشوں اور خواہشوں کا تابع ہو جاتا ہے اور کم سے کم یہ کہ غفلت جو گناہوں کی ماں ہے ضرور کسیقدر اس سے حصہ لیتا ہے اور یہ انسان کی فطرت میں داخل ہے کہ وہ کیا جسمانی پہلو کی رو سے اور کیا روحانی پہلو کی رو سے ابتدا میں کمزوری میں پیدا ہوتا ہے اور پھر اگر خدا کا فضل شامل ہو تو آہستہ آہستہ پاکیزگی کی طرف ترقی کرتا ہے پس یہ خوب ہی پرمیشر ہے جس کو انسان کی فطرت کی بھی خبر نہیں اگر اسی طرح مکتی پانا ہے تو پھر مکتی کی حقیقت معلوم ہم اس آزمائش کیلئے نہ صرف ایک آریہ کو مخاطب کرتے ہیں نہ دو کو نہ تین کو بلکہ نہایت یقین اور بصیرت تامہ کی راہ سے کہتے ہیں کہ ہمارے روبرو دو ہزار یا دس ہزار یا بیس ہزار یا مثلاً ایک لاکھ ہی آریہ کھڑے ہو کر قسم کھاویں کہ کیا ان کی سوانح عمری ایسی پاک ہے کہ کسی قسم کا ان سے گناہ سرزد نہیں ہوا اور کیا وہ آریہ اصولوں کی رو سے تسلی رکھتے ہیں کہ وہ مرنے ہی مکتی پا جائینگے اور پھر جب مخلوقات پر نظر ڈالی جاتی ہے تو معلوم ہوتا ہے کہ انسانوں کی تعداد کو دوسری مخلوقات سے وہ نسبت نہیں جو قطرہ کو دریا کی طرف ہوتی ہے کیونکہ علاوہ ان تمام بے شمار جانوروں کے جو خشکی اور تری میں پائے جاتے ہیں ایسے غیر مرئی جانور بھی ہیں کہ جو ہوا اور پانی میں موجود ہیں جو نظر نہیں آسکتے جیسا کہ تحقیقات سے ثابت ہے کہ ایک قطرہ پانی میں کئی ہزار کیڑے ہوتے ہیں پس اس سے ثابت ہوتا ہے کہ باوجود اس قدر زمانہ اور مدت دراز گذرنے کے پرمیشر نے مکتی دینے میں ایسی ناقابل کارروائی کی ہے کہ گویا کچھ بھی نہیں کی۔ اس سے یہ نتیجہ نکلتا ہے کہ پرمیشر کی ہرگز مرضی ہی نہیں کہ کوئی شخص مکتی حاصل کر سکے اور یاں کہو کہ وہ مکتی دینے پر قادر ہی نہیں اور یہ بات بہت قرین قیاس معلوم ہوتی ہے کیونکہ اگر قادر ہو تو پھر کوئی وجہ معلوم نہیں ہوتی کہ وہ دائمی نجات یا مکتی نہ دے سکے اور ایسا ہی باوجود دیالو اور قادر ہونے اسکے کے کچھ سمجھ نہیں آتا کہ کیوں وہ ایسا چڑچڑا مزاج ہے کہ ایک ذرا سے گناہ کو بھی نہیں بخش سکتا اور جب تک ایک گناہ کیلئے کروڑ ہا جونوں میں نہ ڈالے خوش نہیں ہوتا ایسے پرمیشر سے کس بہتری کی امید ہو سکتی ہے اور جب کہ ایک شریف طبع انسان اپنے قصور واروں کے قصور ان کی توبہ اور درخواستِ معافی پر بخش سکتا ہے اور انسان کی فطرت میں یہ قوت پائی جاتی ہے کہ کسی خطا کار کی پشیمانی اور آہ و زاری پر اس کی خطا کو بخشدیتا ہے تو کیا وہ خدا جس نے انسان کو پیدا کیا ہے وہ اس صفت سے محروم ہے۔ نعوذ باللہ ہرگز نہیں ہرگز نہیں!

پس یہ آریوں کی غلطی ہے کہ اُس خدا کو جس کو وہ دیالو بھی کہتے ہیں اور سرب شکتیمان بھی سمجھتے ہیں اس کو اس عظیم الشان صفت سے محروم قرار دیتے ہیں اور یاد رہے کہ انسان جو سراسر کمزوری میں بھرا ہوا ہے بغیر خدا کی صفت مغفرت کے ہرگز نجات نہیں پا سکتا۔ اور اگر خدا میں صفت مغفرت نہیں تو پھر انسان میں کہاں سے پیدا ہو گئی۔ یاد رہے کہ نجات نہ پانا ایک موت ہے۔ ایسا ہی سچی توبہ کرنا بھی ایک موت ہے پس موت کا علاج موت ہے کیا وہ خدا جو ہر ایک چیز پر قادر ہے اس نے ہماری اس موت کا کوئی علاج نہیں رکھا اور کیا ہم بے علاج ہی مرینگے ہرگز نہیں جب سے دنیا پیدا ہوئی ہے علاج بھی ساتھ ہی پیدا ہوا ہے اور افسوس سے کہا جاتا ہے کہ عیسائیوں اور آریوں نے اس اعتقاد میں ایک ہی راہ پر قدم مارا ہے صرف فرق یہ ہے کہ عیسائی تو انسان کے گناہ بخشوانے کیلئے ایک نبی کے خون کی حاجت سمجھتے ہیں اور اگر وہ نہ مارا جاتا تو گناہ نہ بخشے جاتے اور اگر ثابت ہو کہ وہ مارا نہیں گیا جیسا کہ ہمنے ثابت بھی کر دیا ہے۔ اور یہ امر پایۂ ثبوت کو پہنچا دیا ہے کہ حضرت عیسیٰ اپنی طبعی موت سے فوت ہوا اور ایک دنیا جانتی ہے کہ کشمیر میں اس کی قبر ہے تو اس صورت میں سب تانا بانا کفارہ کا بیکار ہو گیا اور آریہ صاحبان مطلقاً اپنے پرمیشر کو گناہوں کے بخشنے سے قاصر سمجھتے ہیں۔ اور آریہ اور عیسائی اس اعتقاد میں دونوں شریک ہیں کہ خدا خطا کاروں کو ان کی پشیمانی اور توبہ پر بخش نہیں سکتا اور آریہ صاحبوں نے صرف اسی قدر پر بس نہیں کی بلکہ وہ اپنے پرمیشر کو اس بات سے بھی جواب دیتے ہیں کہ وہ انسان کا خالق اور اس کی تمام قوتوں روحانی اور جسمانی کا سرچشمہ فیض ہے اور اس طور پر پرمیشر کی شناخت کا دروازہ بھی ان پر بند ہے کیونکہ وید کی رو سے پرمیشر کی عادت نہیں ہے کہ کوئی نشان آسمانی دکھاوے اور اس طرح پر اپنے وجود کا پتہ دے اور دوسری طرف وہ ارواح اور ذرات عالم کا پیدا کرنیوالا نہیں ہے پس دونوں طرف سے آریہ مذہب کے رو سے پرمیشر کی شناخت محال ہے علاوہ اس کے جس تعلیم پر ناز کیا جاتا ہے نیوگ کا مسئلہ اس کی حقیقت سمجھنے کے لئے ایک عمدہ نمونہ ہے لیکن کیا کسی شریف انسان کی فطرت قبول کر سکتی ہے کہ اس کی زندگی میں اس کی جورو جس کو طلاق بھی نہیں دیگئی دوسرے سے ہم بستر ہو جائے۔

علاوہ اس کے جس جاودانی نجات کا انسان طبعاً خواہشمند ہے اور اس کی فطرت میں یہ نقش کر دیا گیا ہے کہ وہ ہمیشہ کی لذت اور آرام کا طالب ہو اس جاودانی نجات سے یہ مذہب منکر ہے اور اپنے پرمیشر کے لئے یہ تجویز کرتے ہیں کہ گویا وہ ایک محدود مدت کے بعد اپنے بندوں کو مکتی خانہ سے باہر نکالدیتا ہے اور اس کی وجہ یہ پیش کرتے ہیں۔ کہ چونکہ دنیا کا سلسلہ ہمیشہ کے لئے جاری ہے اور پرمیشر ارواح کا خالق نہیں اس پرمیشر کے لئے یہ مصیبت پیش آئی کہ اگر وہ تمام روحوں کو ہمیشہ کی نجات دیدیوے تو اس سے سلسلہ دنیا کا ٹوٹ جائیگا اور کسی دن پرمیشر معطل اور خالی ہاتھ رہ جائیگا کیونکہ ہر ایک روح جو ہمیشہ کی مکتی پا کر دنیا سے گئی۔ تو گویا وہ پرمیشر کے ہاتھ سے گئی پس اس طرح پر جب روحیں خرچ ہوتی رہیں تو بباعث اس کے کہ پرمیشر کوئی روح پیدا نہیں کر سکتا اور آمدن کی سبیل قطعاً بند تو ضرور ایک دن ایسا آجائیگا جبکہ پرمیشر کے ہاتھ میں ایک بھی روح نہیں رہیگی تا وہ دنیا میں بھیجی جائے پس اس خیال سے پرمیشر نے یہ پیش بندی اختیار کر رکھی ہے جو ہمیشہ کی مکتی سے روحوں کو جواب دیا کرتا ہے اور دھکے دیکر مکتی خانہ سے باہر نکالتا ہے۔

اس جگہ بعض نادان آریہ محض چالاکی سے یہ بھی کہتے ہیں کہ چونکہ انسان کے اعمال محدود ہیں اس لئے مکتی بھی محدود رکھی گئی مگر وہ دھوکہ کھاتے ہیں یا دھوکہ دیتے ہیں کیونکہ انسان کی فطرت میں ہمیشہ کی اطاعت مرکوز ہے نیک آدمی کب کہتے ہیں کہ اتنی مدت کے بعد ہم خدا تعالےٰ کی بندگی اور اطاعت چھوڑ دیں گے بلکہ اگر بے انتہا مدت تک ان کو عمر دی جائے تب بھی وہ خدا تعالیٰ کی اطاعت اور بندگی کرتے رہینگے۔ اس صورت میں اگر وہ جلد مر جائیں تو ان کا کیا گناہ ہے ان کی نیت میں تو ہمیشہ کی اطاعت ہے نہ کسی حد تک اور تمام مدار نیت پر ہے اور موت جو انسان پر آتی ہے یہ خدا کا فعل ہے نہ کہ انسان کا۔

یہ ہین عقائد آریہ صاحبون کے جن پر وہ ناز کرتے ہین چونکہ اُن کے خیال مین یہ بات جمی ہوئی ہے کہ ایک گناہ سے بھی بے شمار جونون کی سزا در پیش ہے اس لئے وہ گناہ سے پاک ہونے کیلئے کوئی کوشش کرنا عبث اور بے سُود سمجھتے ہین اور ان کے مذہب مین کوئی مجاہدہ نہین ہے جس کی رو سے اسی دنیا مین انسان گناہ سے پاک ہو سکے - جب تک تناسخ کے ذریعہ سے اور طرح طرح کی جونون مین پڑنے سے سزا نہ پالے پس ظاہر ہے کہ اس صورت مین کس امید پر وہ مجاہدہ کر سکتے ہین اگر وہ سوچین - اور اگر ان کو روحانی فلاسفی کا کوئی حصہ نصیب ہو تو وہ جلدی سمجھ سکتے ہین کہ وہ اس عقیدہ کیوجہ سے خدائے رحیم و کریم کی رحمت کا دروازہ اپنے پر بند کر رہے ہین وہ توبہ سے صرف چند لفظ مراد لیتے ہین مگر سچی توبہ درحقیقت ایک موت ہے جو انسان کے ناپاک جذبات پر آتی ہے اور ایک سچی قربانی ہے جو انسان اپنے پورے صدق سے حضرت احدیت مین ادا کرتا ہے اور تمام قربانیان جو رسم کے طور پر ہوتی ہین اسی کا نمونہ ہے۔ سو جو لوگ یہ سچی قربانی ادا کرتے ہین جس کا نام دوسرے لفظون مین توبہ ہے درحقیقت وہ اپنی سفلی زندگی پر ایک موت وارد کرتے ہین - تب خدا تعالیٰ جو کریم و رحیم ہے اس موت کے عوض مین دوسرے جہان مین انکو نجات کی زندگی بخشتا ہے کیونکہ اس کا کرم اور رحم اس بخل سے پاک ہے جو کسی انسان پر دو موتین وارد کرے سو انسان توبہ کی موت سے ہمیشہ کی زندگی کو خریدتا ہے اور ہم اس زندگی کے حاصل کرنے کے لئے کسی دوسرے کو پھانسی پر چڑھانے کے محتاج نہین ہین ہمارے لئے وہ صلیب کافی ہے جو اپنی قربانی دینے کی صلیب ہے۔

یاد رہے کہ توبہ کا لفظ نہائیت لطیف اور روحانی معنی اپنے اندر رکھتا ہے جس کی غیر قومون کو خبر نہین یعنے توبہ کہتے ہین اوس رجوع کو کہ جب انسان تمام نفسانی جذبات کا مقابلہ کر کے اور اپنے پر ایک موت کو اختیار کر کے خدا تعالیٰ کی طرف چلا آتا ہے سو یہ کچھ سہل بات نہین ہے اور ایک انسان کو اُسی وقت تائب کہا جاتا ہے جبکہ وہ بکلی نفس امارہ کی پیروی سے دست بردار ہو کر اور ہر ایک تلخی اور ہر ایک موت خدا کی راہ مین اپنے لئے گوارا کر کے آستانہ حضرت احدیت پر گر جاتا ہے تب وہ اس لائق ہو جاتا ہے کہ اس موت کے عوض مین خدا تعالیٰ اس کو زندگی بخشے چونکہ آریہ لوگ صرف بہت سی جونون کو مدار نجات سمجھ بیٹھے ہین اس لئے ان کا اس طرف خیال نہین آتا ہے نہین جانتے کہ جس طرح میلا کپڑا بھٹی پر چڑھنے سے اور پھر دھوبی کے ہاتھ سے آب شفاف کے کنارہ پر طرح طرح کے صدمات اُٹھانے سے آخر کار سفید ہو جاتا ہے - اسی طرح یہ توبہ جس کے معنی مین بیان کر چکا ہون انسان کو صاف پاک کر دیتی ہے۔ انسان جب خدا تعالیٰ کی محبت کی آگ مین پڑ کر اپنی تمام ہستی کو جلا دیتا ہے تو وہی محبت کی موت اس کو ایک نئی زندگی بخشتی ہے کیا تم نہین سمجھ سکتے کہ محبت بھی ایک آگ ہے اور گناہ بھی ایک آگ ہے پس یہ آگ جو محبت الٰہی کی آگ ہے گناہ کی آگ کو معدوم کر دیتی ہے یہی نجات کی جڑھ ہے اور نہایت افسوس تو یہ ہے کہ آریہ لوگ اپنے مذہب کی خرابیون کو نہین دیکھتے اور اسلام پر بے ہودہ اعتراض کرتے ہین اور لطف یہ ہے کہ کوئی بھی ان کا ایسا اعتراض نہین جو ان کے مذہب کے کسی فرقہ کے طریق عمل مین وہ داخل نہین اب ہم اس رسالہ کو خدا کے نام پر ختم کرتے ہین۔ الحمد للّٰہ اوّلاً و آخراً ھو مولٰنا نعم المولٰی و نعم النصیر ط

نظم از مصنّف

اسلام سے نہ بھاگو راہ ہُدیٰ یہی ہے
اے سونے والو جاگو شمس الضحیٰ یہی ہے

مجھ کو قسم خدا کی جس نے ہمین بنایا
اب آسمان کے نیچے دینِ خدا یہی ہے

وہ دلستان نہاں ہے کس رہ سے اسکو دیکھین
ان مشکلون کا یارو مشکل کشا یہی ہے

باطن سیہ ہین جنکے اس دین سے ہین وہ منکر
پر اے اندھیرے والو! دل کا دیا یہی ہے

دنیا کی سب دکانین ہین ہمنے دیکھی بھالیں
آخر ہوا یہ ثابت دار الشفا یہی ہے

سب خشک ہو گئے ہین جتنے تھے باغ پہلے
ہر طرف مینو دیکھا بُستان ہرا یہی ہے

دُنیا مین اس کا ثانی کوئی نہین ہے شربت
پی لو تم اس کو یارو آبِ بقا یہی ہے

اسلام کی سچائی ثابت ہے جیسے سورج
پر دیکھتے نہین ہین دشمن بلا یہی ہے

جب کھُل گئی سچائی پھر اُس کو مان لینا
نیکون کی ہے یہ خصلت راہِ حیا یہی ہے

جو ہو مُفید لینا جو بد ہو اُس سے بچنا
عقل و خرد یہی ہے فہم و ذکا یہی ہے

ملتی ہے بادشاہی اس دین سے آسمانی
اے طالبانِ دولت ظلِّ ہما یہی ہے

سب دیں ہیں اک فسانہ شرکون کا آشیانہ
اُس کا جسے یگانہ - چہرہ نما یہی ہے

سو سو نشان دکھا کر لاتا ہے وہ بُلا کر
مجھ کو جو اُس نے بھیجا بس مدعا یہی ہے

کرتا ہے معجزون سے وہ یار دیں کو تازہ
اسلام کے چمن کی بادِ صبا یہی ہے

یہ سب نشان ہین جو ہے دیں اب تلک ہے تازہ
اے گرنے والو دوڑو دین کا عصا یہی ہے

کس کام کا وہ دیں ہے جسمین نشان نہین ہے
دیں کی مرے پیارو زرّین قبا یہی ہے

افسوس آریوں پر جو ہو گئے ہین شپّر
وہ دیکھ کر ہیں منکر ظلم و جفا یہی ہے

معلوم کر کے سب کچھ محروم ہو گئے ہیں
کیا ان نیوگیون کا ذہنِ رسا یہی ہے

اک ہین جو پاک بندے اک ہین دلوں کے گندے
جیتینگے صادق آخر حق کا مزا یہی ہے

ان آریون کا پیشہ ہر دم ہے بد زبانی
ویدون مین آریون نے شائد پڑھا یہی ہے

پاکوں کو پاک فطرت دیتے نہین ہین گالی
پران سیہ دلون کا شیوہ سدا یہی ہے

افسوس سب وتون مین سب کا ہوا ہے پیشہ
کس کو کہوں کہ اُن مین ہرزہ درا یہی ہے

آخر یہ آدمی ہے پھر کیون ہوئے درندے
کیا جُون انکی بگڑی یا خود قضا یہی ہے

جس آریہ کو دیکھین تہذیب سے ہے عاری
کس کس کا نام لیوین ہر سو وبا یہی ہے

لیکھو کی بد زبانی کارد ہوئی تھی اُس پر
پھر بھی نہین سمجھتے حق و خطا یہی ہے

اپنے کئے کا ثمرہ لیکھو نے کیسا پایا (لیکھرام)
آخر خدا کے گھر مین بدکی سزا یہی ہے

نبیون کی ہتک کرنا اور گالیان بھی دینا
کتّون سا کھولنا مُنہ تخمِ فنا یہی ہے

میٹھے بھی ہو کے آخر نشتر ہی ہین چلاتے
ان تیرہ باطنون کے دل مین دغا یہی ہے

جاں بھی اگرچہ دیوین انکو بطور احساں
عادت ہے انکی کفران رنج و عنا یہی ہے

ہندو کچھ ایسے بگڑے دل پر ہین بغض و کین سے
ہر بات مین ہے توہیں طرز ادا یہی ہے

جاں بھی ہے ان پہ قربان گر دل سے ہو دیں صافی
پس ایسے بدگمون کا مجھکو گلا یہی ہے

احوال کیا کہون مین اس غم سے اپنے دل کا
گویا کہ ان غمون کا مجھپر سرا یہی ہے

لیتے ہی جنم اپنا دشمن ہوا یہ فرقہ
آخر کی کیا امیدین جب ابتدا یہی ہے

دل پھٹ گیا ہمارا تحقیر سُنتے سُنتے
غم تو بہت ہیں دل مین پر جان گزا یہی ہے

دنیا میں گرچہ ہوگی سو قسم کی بُرائی
پاکون کی ہتک کرنا سب سے بُرا یہی ہے

غفلت پہ غافلوں کے روتے ہے ہیں جو دل
ہم بن نہیں ہیں کہتے ان کے مقدسوں کو
ہم کو نہیں سکھاتا وہ پاک بد زبانی
پر آریوں کے دیں میں گالی بھی ہے عبادت
بت شیخ ہے آئے تو کیسی ہو یا کہ شیطے
اک وید ہے جو سچا باقی کتابیں ساری
یہ ہے خیال ان کا پربت بنایا تنکا
کیڑا جو دب رہا ہے گوبر کی تہ کے نیچے
ویدوں کا سب خلاصہ ہمنے نیوگ پایا
جس استری کو لڑکا پیدا نہ ہو پیا سے
جب ہے یہی اشارہ - پھر اس کو کیا ہے چارہ
ایشر کے گن عجب ہیں ویدوں میں ای عزیزو!
دیکھو نجات و مکتی پھر چھینا ہے سب سے
ایشر بنا ہے منہ سے خالق نہیں کسیکا
روحیں اگر نہ ہوتیں ایشر سے کچھ نہ بنتا
ان کا ہی منہ سے تکتا ہر کام میں جو چاہے
القصہ آریوں کے ویدوں کا یہ خدا ہے
اے آریو کہو اب ایشر کے ہیں یہی گن
ویدوں کو شرم کرکے ہمنے بہت چھپایا
قدرت نہیں ہے جس میں وہ خاک کا ہے ایشر
کچھ کم نہیں بتوں سے یہ ہندوؤں کا ایشر
ہمنے نہیں بنائیں یہ اپنے دل سے باتیں
فطرت ہر اک بشر کی کرتی ہے اس سے نفرت
یہ حکم وید کے ہیں جن کا ہے یہ نمونہ
خوش خوش عمل ہیں کرتے اوباش سارے اسپر

پہواس نیوگ میں لوگو نوحہ بپا یہی ہے
تعلیم میں ہمارے حکم خدا یہی ہے
تقویٰ کی جڑھ یہی ہے صدق و صفا یہی ہے
کہتے ہیں سب کو چھوڑے کیا اتقا یہی ہے
مکار ہیں وہ سارے ان کی ندا یہی ہے
جھوٹی ہیں اور جعلی اک رہنما یہی ہے
پر کیا کہیں جب ان کا فہم و ذکا یہی ہے
اس کے گمان میں اس کا ارض و سما یہی ہے
ان پستکوں کی رو سے کاج بھلا یہی ہے
ویدوں کی رو سے اسپر واجب ہوا یہی ہے
جبتک ہو دیں گیارہ لڑکے روا یہی ہے
اسمیں نہیں مروت ہمنے سنا یہی ہے
کیسا ہے وہ دیالو جسکی عطا یہی ہے
روحیں ہیں سب انادی پھر کیوں خدا یہی ہے
اس کی حکومتوں کی ساری بنا یہی ہے
گویا وہ بادشاہ ہیں ان کا گدا یہی ہے
ان کا ہے جسپہ تکیہ وہ بے نوا یہی ہے
جس پر ہو ناز کرتے بولو وہ کیا یہی ہے
آخر کو راز بستہ اس کا کھلا یہی ہے
کیا دینِ حق کے آگے زور آزما یہی ہے
سچ پوچھئے تو والدہت دوسرا یہی ہے
ویدوں سے ای عزیزو! ہمکو ملا یہی ہے
پھر آریوں کے دل میں کیونکر بسا یہی ہے
ویدوں سے آریوں کو حاصل ہوا یہی ہے
ساری نیوگیوں کا اک آسرا یہی ہے*

پھر کس طرح وہ مانیں تعلیم پاک فرقان
جب ہو گئے ہیں ملزم اترے ہیں گالیوں پر
رکتے نہیں ہیں ظالم گالی سے ایک دم بھی
کہنے کو وید لیے پر دل ہیں سب کے کالے
فطرت کے ہیں درندے - مردار ہیں نہ زندہ

ان کے تو دل کا رہبر اور مقتدا یہی ہے
ہاتھوں میں جاہلوں کے سنگ جفا یہی ہے
ان کا تو شغل و پیشہ صبح و مسا یہی ہے
پردہ اٹھا کے دیکھو ان میں بھرا یہی ہے ⁂
ہر دم زبان کے گندے قہر خدا یہی ہے ⁂

⁂ اس جگہ وید کے لفظ سے وہ تعلیم مراد ہے جو آریہ سماج والوں نے اپنے زعم میں ویدوں کے حوالہ سے شائع کی ہے ورنہ یاد رکھنا چاہیئے کہ ہم وید کی اصل حقیقت کو خدا کی حوالہ کرتے ہیں ہم نہیں جانتے کہ ان لوگوں نے اسمیں کیا بڑھایا اور کیا گھٹایا جبکہ ہندوستان اور پنجاب میں وید کی پیروی کا دعویٰ کرنیوالے صدہا مذہب ہیں تو ہم کسی خاص فرقہ کی غلطی کو وید پر کیونکر تھوپ سکتے ہیں پھر یہ بھی ثابت ہے کہ وید بھی محرف ہو چکا ہے پس بوجہ تحریف اس سے کسی بہتری کی امید بھی لاحاصل ہے ۔ منہ

* حاشیہ۔ یاد رہے کہ وید کی تعلیم سے مراد ہماری اس جگہ وہ تعلیمیں اور وہ اصول ہیں جنکو آریہ لوگ اس جگہ ظاہر کرتے ہیں اور کہتے ہیں کہ نیوگ کی تعلیم وید میں موجود ہے، اور بقول ان کے وید بلند آواز سے کہتا ہے کہ جس کے گھر میں کوئی اولاد نہ ہو یا صرف لڑکیاں ہوں تو اس کے لئے یہ ضروری امر ہے کہ وہ اپنی بیوی کو اجازت دے کہ وہ دوسرے سے ہم بستر ہو اور اس طرح اپنی نجات کیلئے لڑکا حاصل کرے اور گیارہ لڑکے حاصل کرنے تک یہ تعلق قائم رہ سکتا ہے اور اگر اس کا خاوند کہیں سفر میں گیا ہو تو خود اس کی بیوی نیوگ کی نیت سے کسی دوسرے آدمی سے آشنائی کا تعلق پیدا کر سکتی ہے تا اس طریق

⁂ اگر ایسے لوگ بھی ان میں ہیں جو خدا کے پاک نبیوں کو گالیاں نہیں دیتے اور صلاحیت اور شرافت رکھتے ہیں وہ ہمارے اس بیان سے باہر ہیں۔ منہ

⁂ یاد رہے کہ یہ ہماری رائے ان آریہ سماج والوں کی نسبت ہے جنھوں نے اپنے اشتہاروں اور رسالوں اور اخباروں کے ذریعہ سے اپنی گندی طبیعت کا ثبوت دیدیا ہے اور ہزارہا گالیاں خدا کے پاک نبیوں کو دی ہیں جنکی اخبار اور کتابیں ہمارے پاس موجود ہیں مگر شریف طبع لوگ اسجگہ ہماری مراد نہیں ہیں اور وہ ایسے طریق کو پسند کرتے ہیں ۔ منہ

بقیہ حاشیہ۔ اولاد حاصل کرے اور پھر خاوند کے سفر سے واپس آنے پر یہ تحفہ اس کے آگے پیش کرے اور اس کو دکھادے کہ تو تو مال حاصل کرنے گیا تھا مگر میں نے تیرے پیچھے یہ مال کمایا ہے پس عقل اور انسانی غیرت تجویز نہیں کرسکتی کہ یہ بے شرمی کا طریق جایز ہوسکے اور کیونکر جایز ہو حالانکہ اس بیوی نے اپنے خاوند سے طلاق حاصل نہیں کی اور اس کی قید نکاح سے اسکو آزادی حاصل نہیں ہوئی افسوس بلکہ ہزار افسوس کہ یہ وہ باتیں ہیں جو آریہ لوگ وید کی طرف منسوب کرتے ہیں مگر ہم نہیں کہہ سکتے کہ درحقیقت یہی تعلیم وید کی ہے کہ ہندوؤں کے بعض جوگی جو مجرد رہتے ہیں اور اندر ہی اندر نفسانی جذبات ان کو مغلوب کر لیتے ہیں انہوں نے یہ باتیں خود بنا کر وید کی طرف منسوب کردی ہوں یا تحریف کیطور پر وید میں شامل کردی ہوں کیونکہ محقق پنڈتوں نے لکھا ہے کہ ایک زمانہ وید پر وہ بھی آیا ہے کہ ان میں بڑی تحریف کی گئی ہے اور اس کے بہت سے پاک مسائل بدلا دیئے گئے ہیں ورنہ عقل قبول نہیں کرتی کہ وید نے ایسی تعلیم دی ہو اور نہ کوئی فطرت صحیحہ قبول کرتی ہے کہ ایک شخص اپنی پاکدامن بیوی کو بغیر اس کے کہ اس کو طلاق دیکر شرعی طور پر اس سے قطع تعلق کرے یوں ہی اولاد حاصل کرنے کے لئے اپنے ہاتھ سے اس کو دوسرے سے ہمبستر کرا دے کیونکہ یہ تو دیوثوں کا کام ہے ہاں اگر کسی عورت نے طلاق حاصل کرلی ہو اور خاوند سے کوئی اس کا تعلق نہ رہا ہو تو اس صورت میں ایسی عورت کو جایز ہے کہ دوسرے سے نکاح کرے اور اسپر کوئی اعتراض نہیں ہے اور نہ اس کی پاکدامنی پر کوئی حرف۔ ورنہ ہم بلند آواز سے کہتے ہیں کہ نیوگ کا نتیجہ اچھا نہیں ہے جس صورت میں آریہ سماج کے لوگ ایک طرف تو عورتوں کے پردہ کے مخالف ہیں کہ یہ مسلمانوں کی رسم ہے پھر دوسری طرف جبکہ ہر روز نیوگ کا پاک مسئلہ ان عورتوں کے کانوں تک پہنچتا رہتا ہے اور ان عورتوں کے دلوں میں جما ہوا ہے کہ ہم دوسرے مردوں سے بھی ہمبستر ہوسکتی ہیں تو ہر ایک دانا سمجھ سکتا ہے کہ ایسی باتوں کے سننے سے خاصکر جبکہ ویدوں کے حوالہ سے بیان کی جاتی ہیں کس قدر ناپاک شہوات عورتوں کی جوش ماریںگی بلکہ وہ تو دس قدم اور بھی آگے بڑھیں گی۔ اور جبکہ پردہ کا پل بھی ٹوٹ گیا تو ہر ایک سمجھ سکتا ہے کہ ان ناپاک شہوتوں کا سیلاب کیا کیا خانہ خرابی کریگا چنانچہ جگن ناتھ اور بنارس اور کئی جگہ میں اس کے نمونے بھی موجود ہیں کاش اس قوم میں کوئی سمجھدار پیدا ہو۔

اور ہمیں یہ بھی سمجھ نہیں آتا کہ مکتی حاصل کرنے کیلئے اولاد کی ضرورت کیوں ہے کیا ایسے لوگ جیسے پنڈت دیانند تھا جس نے شادی نہیں کی اور نہ کوئی اولاد ہوئی مکتی سے محروم ہیں اور ایسی مکتی پر تو لعنت بھیجنا چاہیئے کہ اپنی عورت کو دوسرے سے ہمبستر کرا کر اور ایسا فعل اس سے کرا کر جو عام دنیا کی نظر میں زنا کہلاتا ہے وہ حاصل ہوسکتی ہے اور بجز اس ناپاک فعل کے اور کوئی ذریعہ اس کی مکتی کا نہیں اور یہ بھی ہم نہیں سمجھ سکتے کہ ہزاروں طاقتیں اور قوتیں اور خاصیتیں روحوں اور ذرات اجسام میں ہیں وہ سب قدیم سے خود بخود ہیں ہمیشہ سے وہ حاصل نہیں ہوئیں پھر ایسا پرمیشر کس کام کا ہے اور اس کے وجود کا ثبوت کیا ہے اور کیا وجہ کہ اس کو

ہ جنبری سے مراد اسجگہ قفل ہے چونکہ اس جگہ کوئی شاعری دکھلانا منظور نہیں اور نہ میں یہ نام اپنے لئے پسند کرتا ہوں اس لئے بعض جگہ میں نے پنجابی الفاظ استعمال کئے ہیں اور مجھے صرف اُردو سے کچھ غرض نہیں اصل مطلب امرِ حق کو دلوں میں ڈالنا ہے شاعری سے کچھ تعلق نہیں ہے۔ منہ

دینِ خدا کے آگے کچھ بن نہ آئی آخر
شرم و حیا نہیں ہے آنکھوں میں ان کے ہرگز
ہمنے ہے جس کو مانا قادر ہے وہ توانا
ان سے دوچار ہونا عزت ہے اپنی کھونا
پس اے مرے پیارو عقبےٰ کو مت بسارو
میں ہوں ستم رسیدہ اُن سے جو ہیں رمیدہ
میں دل کی کیا سناؤں کس کو یہ غم بتاؤں
دین کے غمون نے مارا اب دل ہے پارہ پارہ
ہم مرچکے ہیں غم سے کیا پوچھتے ہو ہم سے
برباد جائینگے ہم گر وہ نہ پائینگے ہم
وہ دن گئے کہ راتیں کٹتی تھیں کرکے باتیں
جلد آ پیارے ساقی اب کچھ نہیں ہے باقی
شکرِ خدائے رحمان جس نے دیا ہے قرآن
کیا وصف اُس کے کہنا ہر حرف اس کا گہنا
دیکھی ہیں سب کتابیں مجمل ہیں جیسی خوابیں
اس نے خدا ملایا وہ یار اس سے پایا
اس نے نشان دکھائے طالب سبھی بلائے
پہلے صحیفے سارے لوگوں نے جب بگاڑے
کہتے ہیں حسنِ یوسف دلکش بہت تھا لیکن
یوسف تو سن چکے ہو اک چاہ میں گرا تھا
اسلام کے محاسن کیونکر بیان کروں میں
ہر جا زمین کے کیڑے دین کے ہوئے ہیں دشمن
تھم جاتے ہیں کچھ آنسو یہ دیکھ کر کہ ہر سو
سب مشرکون کے سر پر یہ دین ہے اک خنجر
کیوں ہوگئے ہیں اُس کے دشمن یہ سارے گمرہ
وہ غار میں چھپا ہے اک شور کفر کا ہے
وہ پیشوا ہمارا جس سے ہے نور سارا
سب پاک ہیں پیمبر اک دوسرے سے بہتر
پہلوں سے خوبتر ہے خوبی میں اک قمر ہے
پہلے تو رہ میں ہارے پار اس نے ہیں اتارے
پردے جو تھے ہٹائے اندر کی رہ دکھائے
وہ یارِ لامکانی - وہ دلبرِ نہانی
وہ آج شاہِ دین ہے وہ تاجِ مرسلین ہے
حق سے جو حکم آئے اُس نے وہ کر دکھائے
آنکھ اس کی دوربین ہے دل یار سے قرین ہے
جو رازِ دین تھے بھارے اس نے بتائے سارے
اس نور پر فدا ہوں اس کا ہی میں ہوا ہوں
وہ دلبرِ یگانہ علموں کا ہے خزانہ
سب ہمنے اس سے پایا شاہد ہے تو خدایا
ہم تھے دلوں کے اندھے سو سو دلوں پہ پھندے
اے میرے ربِ رحمٰن تیرے ہی ہیں یہ احسان

سب گالیوں پہ اُترے دل میں اُٹھا یہی ہے
وہ بڑھ چکے ہیں حد سے اب انتہا یہی ہے
اس نے ہے کچھ دکھانا اس سے رجا یہی ہے
ان سے ملاپ کرنا راہِ ریا یہی ہے
اس دین کو پاؤ یارو بدر الدجےٰ یہی ہے
شاہد ہے آب دیدہ واقف بڑا یہی ہے
دُکھ درد کے ہیں جھگڑے مجھ پر بلا یہی ہے
دلبر کا ہے سہارا ورنہ فنا یہی ہے
اُس یار کی نظر میں شرطِ وفا یہی ہے
رونے سے لائینگے ہم دل میں رجا یہی ہے
اب عزت کی ہیں گھاتیں غم کی کتھا یہی ہے
وہ شربتِ تلاقی حرص و ہوا یہی ہے
غنچے تھے سارے پہلے اب گل کھلا یہی ہے
دلبر بہت ہیں دیکھے دل لے گیا یہی ہے
خالی ہیں اُن کی قابیں خوانِ ہدےٰ یہی ہے
راتیں تھیں جتنی گذریں اب دن چڑھا یہی ہے
سوتے ہوئے جگائے بس حق نما یہی ہے
دُنیا سے وہ سدھارے نوشہ نیا یہی ہے
خوبی و دلبری میں سب سے سوا یہی ہے
یہ چاہ سے نکالے جس کی صدا یہی ہے
سب خشک باغ دیکھے پھولا پھلا یہی ہے
اسلام پر خدا سے آج ابتلا یہی ہے
اس غم سے صادقوں کا آہ و بکا یہی ہے
یہ شرک سے چھڑاوے انکو اذیٰ یہی ہے
وہ رہنما ہے رازِ چون و چرا یہی ہے
اب تم دعائیں کرلو غارِ حرا یہی ہے
نام اُس کا ہے محمّد دلبر مرا یہی ہے
لیک از خدائے برتر خیر الورےٰ یہی ہے
اُسپر ہر اک نظر ہے بدر الدجےٰ یہی ہے
ہیں جاتی اُس کے وارے بس ناخدا یہی ہے
دل یار سے ملائے وہ آشنا یہی ہے
دیکھا ہے ہمنے اس سے بس رہنما یہی ہے
وہ طیب و امین ہے اس کی ثنا یہی ہے
جو راز تھے بتلائے نعم العطا یہی ہے
ہاتھوں میں شمعِ دین ہے عین الضیا یہی ہے
دولت کا دینے والا فرماں روا یہی ہے
وہ ہے میں چیز کیا ہوں بس فیصلہ یہی ہے
باقی ہے سب فسانہ سچ بے خطا یہی ہے
وہ جس نے حق دکھایا وہ مہ لقا یہی ہے
پھر کہو ہے جس نے ڈھونڈا وہ مجتبےٰ یہی ہے
مشکل ہو تجھ سے آسان ہر دم رجا یہی ہے

اے میرے یارِ جانی خود کر تو مہربانی
دل میں یہی ہے ہر دم تیرا صحیفہ چوموں
جلد آ مرے سہارے غم کے ہیں بوجھ بھارے
کہتے ہیں جوشِ اُلفت یکساں نہیں ہے رہتا
ہم خاک میں ملے ہیں شاید ملے وہ دلبر
دنیا میں عشق تیرا باقی ہے سب اندھیرا
مُشتِ غبار اپنا تیرے لئے اُڑایا
دلبر کا درد آیا حرفِ خودی مٹایا
اس عشق میں مصائب سو سو ہیں ہر قدم میں
جب سے ملا وہ دلبر دشمن ہیں میرے گھر گھر
مجھ کو ہیں وہ ڈراتے پھر پھر کے در پہ آتے
دلبر کی رہ میں یہ دل ڈرتا نہیں کسی سے
اس رہ میں اپنے قصے تم کو میں کیا سناؤں
دل کر کے پارہ پارہ چاہوں میں اک نظارہ
اے میرے یارِ جانی کر خود ہی مہربانی
فرقت بھی کیا بنی ہے ہر دم میں جانکنی ہے
تیری وفا ہے پوری ہم میں ہے عیبِ دوری
تجھ میں وفا ہے پیارے سچے ہیں عہد سارے
ہمنے نہ عہد پالا یاری میں رخنہ ڈالا
اے میرے دل کے درماں ہجران ہے تیرا سوزاں
اک دین کی آفتوں کا غم کھا گیا ہے مجھ کو
کیونکر تبہ وہ ہووے کیونکر فنا وہ ہووے
ایسا زمانہ آیا جس نے غضب ہے ڈھایا
شادابی و لطافت اس دین کی کیا کہوں میں
آنکھیں ہر ایک دین کی بے نور ہمنے پائیں
لعلِ یمن بھی دیکھے دُرِّ عدن بھی دیکھے
انکار کرکے اس سے پچھتاؤ گے بہت تم
پر آریوں کی آنکھیں اندھی ہوئی ہیں ایسی
بدتر ہر ایک بد سے وہ ہے جو بدزبان ہے
گو ہیں بہت درندے انساں کی پوستین میں
کس دین پہ نازاں کو جو وید کے ہیں حامی*
اے آریو کیا ہے کیوں دل بگڑ گیا ہے
مجھ کو ہو کیوں ستاتے سو افترا بناتے
جسکی دعا سے آخر لیکھو مرا تھا کٹ کر
اچھا نہیں ستانا پاکوں کا دل دکھانا
اس دین کی شان و شوکت یارب مجھے دکھا دے
کچھ شعر و شاعری سے اپنا نہیں تعلق

ورنہ بلائے دنیا اک اژدہا یہی ہے
قرآن کے گرد گھوموں کعبہ مرا یہی ہے
مُنہ مت چھپا پیارے میری دوا یہی ہے
دل پر مرے پیارے ہر دم گھٹا یہی ہے
جیتا ہوں اس ہوس سے میری غذا یہی ہے
معشوق ہے تو میرا عشقِ صفا یہی ہے
جب سے سُنا کہ شرطِ مہر و وفا یہی ہے
جب میں مرا جلایا جامِ بقا یہی ہے
پر کیا کروں کہ اس نے مجھ کو دیا یہی ہے
دل ہوگئے ہیں پتھر قدر و قضا یہی ہے
تیغ و تبر دکھاتے ہر سو ہوا یہی ہے
ہشیار ساری دنیا۔ اک باؤلا یہی ہے
دُکھ درد کے ہیں جھگڑے سب ماجرا یہی ہے
دیوانہ مت کہو تم عقلِ رسا یہی ہے
مت کہہ کہ لن ترانی تجھ سے رجا یہی ہے
عاشق جہاں پہ مرتے وہ کربلا یہی ہے
طاعت بھی ہے ادھوری ہم پر بلا یہی ہے
ہم جا پڑے کنارے جائے بُکا یہی ہے
پر تو ہے فضل والا ہم پر کھلا یہی ہے
کہتے ہیں جس کو دوزخ وہ جاں گزا یہی ہے
سینہ پہ دشمنوں کے پتھر پڑا یہی ہے
ظالم جو حق کا دشمن وہ سوچتا یہی ہے
جو پیستی ہے دین کو وہ آسیا یہی ہے
سب خشک ہوگئے ہیں پھولا پھلا یہی ہے
سرمہ سے معرفت کے اک سرمہ سا یہی ہے
سب جوہروں کو دیکھا دل میں جچا یہی ہے
بنتا ہے جس سے سونا وہ کیمیا یہی ہے
وہ گالیوں پہ اُترے دل میں پڑا یہی ہے
جس دل میں یہ نجاست بیت الخلا یہی ہے
پاکوں کا خون جو پیوے وہ بھیڑیا یہی ہے
مذہب جو پھل سے خالی وہ کھوکھلا یہی ہے
ان شوخیوں کو چھوڑو راہِ حیا یہی ہے
بہتر تھا باز آتے دور از بلا یہی ہے
ماتم پڑا تھا گھر گھر وہ میرزا یہی ہے
گستاخ ہوتے جانا اس کی جزا یہی ہے
سب جھوٹے دین مٹا دے میری دعا یہی ہے
اس ڈھب سے کوئی سمجھے بس مدعا یہی ہے

ہ حرفِ وفا نہ چھوڑوں اس عہد کو نہ توڑوں
اس دلبرِ ازل نے مجھ کو کہا یہی ہے

* یاد رہے کہ وید پر ہمارا کوئی حملہ نہیں ہے ہم نہیں جانتے کہ اس کی تفسیر میں کیا کیا تصرف کئے گئے آریہ ورت کے صدہا مذہب اپنے عقائد کا وید ہی پر انحصار رکھتے ہیں حالانکہ وہ ایکدوسرے کے دشمن ہیں اور باہم ان کا سخت اختلاف ہے پس اس جگہ وید سے مراد صرف آریہ سماج والوں کی شائع کردہ تعلیمیں اور اصول یقینی ہیں۔ منہ

بدر پریس قادیان میں میان معراجدین عمر کیلئے چھاپا۔